www.Paksociety.com

قسط نمبر30

قلندر ذات

امجد جاوید

قلندر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو شکر گزاری کے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچ کر قرب الہیٰ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ رب تعالیٰ بھی ان کی خواہش کو رد نہیں کرتا۔ دوسرے وہ جو ذات کے قلندر ہوتے ہیں۔ ان کا پیشہ بندر' ریچھ اور کتے نچانا ہوتا ہے۔ یہ کہانی ایک ایسے مرد آہن کی ہے جو ذات کا قلندر تھا۔ اس نے ان لوگوں کو اپنی انگلیوں پر نچایا جو اپنے تئیں دنیا تسخیر کرنے کی دھن میں انسانیت کے دشمن بن گئے تھے۔ انسانی صلاحیتوں کی ان رسائیوں کی داستان جہاں عقل دنگ رہ جاتی ہے اور فکر حیران۔ اس داستان کی انفرادیت کی گواہی آپ خود دیں گے۔ کیونکہ یہ محض خامہ فرسائی نہیں مقاصد کا تعین بھی کرتی ہے۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دں سے ماحول گونج اٹھا تھا۔ موت جب ، ہوتی ہے تو انسان اس سے بچنے کے لیے کیا کچھ کرتا ہے، یہی کچھ وہاں ہو رہا تھا۔ انہیں اپنا آپ بچانے، اپنی بقا کے لیے حملہ آوروں سے بھڑ جانا چاہئے تھا، مگر ایسا نہیں ہوا تھا، وہ سب کے سب کہیں نہ کہیں چھپ جانے کو ترجیح دے رہے تھے۔ حملہ آوروں کے پاس وقت نہیں تھا۔ اس لیے وہ پوری یکسوئی سے فائرنگ کر رہے تھے۔ وہ چھ کے چھ وہیں ڈھیر ہو چکے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ملازم بھی ختم ہو گیا تھا۔ اس ساری کارروائی میں دو سے تین منٹ لگے۔ جیسے ہی انہیں یقین ہو گیا کہ وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔ وہ وہاں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں رُکے، یکے بعد دیگرے پلٹے اور اندھیرے میں گم ہو گئے۔ وہ وہاں سے کیسے نکلے؟ یہ کہانی انہی کے ساتھ وقت کے اندھیرے میں دفن ہو گئی تھی۔ اس فارم ہاؤس میں موت رقص کر رہی تھی۔ کتنی دیر تک کوئی ان تک نہیں پہنچا تھا۔ یہی وہ غنیمت وقت تھا جس میں حملہ آور وہاں سے نکلے تھے۔

☆......☆......☆

"مشن مکمل ہو گیا ہے۔" اروند سنگھ نے مجھے بتایا تو میں بیڈ پر پڑا اٹھ گیا۔

"اس کے بعد جو کرنا ہے کرو۔" میں نے اسے اجازت دے دی تو وہ سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آ رہی، اب تک اپنی خفیہ تنظیم کا نام ہی نہیں رکھا، کیا ہونا چاہئے نام؟"

"ایسا نام ہو جس میں ہندو انداز جھلکتا ہو۔" میں نے اسے مشورہ دیا تو اس نے چند لفظ مجھے بتائے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے مطلب بھی تھے۔ مجھے ان میں سے ایک نام پسند آیا۔ وہ نام تھا۔ "ویرتا"۔ اس لفظ کا مطلب تھا ایسا دلیر اور بہادر جسے اپنی دھرتی سے محبت ہو۔ اس نے یہی نام رکھا اور ایک ای میل چلا دی، جس میں ان تینوں کا قتل ذمے لے لیا۔ اس سے پہلے منندر سنگھ، اشوک مہرہ اور ہرنیت سنگھ کو بھی انہوں نے ہی مارا ہے۔ وجہ اس کی یہ بتائی کہ یہ لوگ ہندو مفادات کے لیے کام کر رہے تھے، لیکن اب انہوں نے غداری کی تھی سو ان کا انجام بھی یہی ہونا تھا۔ اس کے ساتھ دھمکی دی کی اب ان ہندوؤں کی باری ہے جو دھرتی ماتا سے غداری کر رہے ہیں۔ اب انہیں چھوڑا نہیں جائے گا۔ اروند نے اپنی ساری کارروائی مجھے بتائی اور خاموش ہو گیا۔ میں بیڈ سے اٹھا اور اس کے پاس جانے کو تیار ہو گیا۔

دو گھنٹے گذر جانے کے باوجود کسی بھی بھارتی چینل پر یہ خبر نشر نہیں ہوئی۔ میں اسی انتظار میں اروند سنگھ اور فہیم کے ساتھ بیٹھا اس کے پلان کو سمجھتا رہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک چینل نے خبر نشر کر دی۔ اس میں ان اہم لوگوں کے قتل کے بارے میں اطلاع تھی اور بتا دیا گیا تھا کہ نامعلوم قاتل فرار ہو چکے ہیں۔ انہیں پکڑنے کے لیے ہائی پروفائل پلان بنا لیا گیا ہے۔ کچھ ہی گھنٹوں میں وہ لوگ پکڑے جائیں گے۔ وہی باتیں جو ایسے وقت میں تسلی اور دلاسے کے لیے کہی جاتی ہیں، وہی دہرائی جا رہی تھی۔

"یہ چینل "را" کا ہے اور یہ لوگ یہیں سے دھمکیاں دے رہے ہیں۔" اروند سنگھ نے اسکرین پر نگاہیں جمائے ہوئے کہا تو میں نے پوچھا۔

"باقی چینل یہ خبر کیوں نہیں دے رہے ہیں؟"

"ممکن ہے وہ لوگ اس کی پس پردہ کہانی نہ بتانا چاہ رہے ہوں، ابھی تھوڑی دیر میں معاملہ سامنے آ جائے گا۔ مجھے بس اتنا انتظار ہے کہ وہ لوگ محفوظ جگہ پہنچ جائیں۔" اروند نے کافی حد تک جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

www.Paksociety.com
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اگر وہ یہاں نہیں پکڑے گئے تو نکل جائیں گے۔'' میں نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا تو ہمارے درمیان خاموشی چھا گئی۔ وہ دونوں تیزی سے اسکرین پر دیکھتے ہوئے کام کر رہے تھے۔ اچانک فہیم بولا۔

''اروند۔! یہ لو، اجلاس شروع ہو گیا ہے۔''

''سنو، اسے ریکارڈ کر لینا، ہم دیکھتے ہیں ان کو اب۔'' اروند نے تیزی سے کہا اور کال ملانے لگا، جیسے ہی کال ملی اس نے پوچھا۔

''مال پہنچا کہ نہیں ابھی تک؟'' پھر چند لمحے سنتے رہنے کے بعد بولا۔

''ٹھیک ہے، بتانا تھا نا۔ اوکے۔'' اس سے پہلے کہ میں پوچھتا اس نے خود ہی بتا دیا۔

''عین وقت پر انہوں نے اپنا پلان بدل لیا، انہوں نے جہاں جانا تھا، وہاں نہیں گئے، بلکہ کسی دوسری جگہ ہتھیار رکھ کر اپنے اپنے علاقوں کو نکل گئے ہیں۔''

''اس کا مطلب ہے وہ خاصے سیانے لوگ ہیں۔'' فہیم نے تبصرہ کیا جس پر اروند نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''میں ایک بہت بڑا دھماکا کرنے جا رہا ہوں، مجھے آپ کی اور جسپال سنگھ کی مدد چاہیے؟''

''بولو'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر دیوانہ وار کہا۔

''میرا پلان یہ ہے کہ یہ جو اجلاس کرنے والے آفیسر ہیں، امرتسر میں، انہیں اُڑا دیا جائے، ابھی۔''

''ظاہر ہے انہوں نے یہاں کوئی فیصلہ کرنا ہے، یہ پانچ چھ لوگ ہیں، ان کا فیصلہ آنے سے پہلے......''

''اس کا کوئی فائدہ نہیں، ہاں مگر ایک کام کا فائدہ ہو سکتا ہے، اگر وہ ہو جائے تو؟'' میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ میری طرف دیکھتے ہوئے خاموش رہا تو میں بولا۔

''وہ آفیسر جو انہیں احکام دے گا، وہ اڑا دیا جائے اور اس اجلاس میں وہ جن لوگوں کا نام ڈن کریں، مرنے والوں کی جگہ انہیں اُڑا دیا جائے تو پھر اس معاملے میں اگلا اجلاس بہت سوچ سمجھ کر ہو گا۔''

''ڈن۔'' اس نے انگوٹھا دکھا کر میری بات کی تائید کر دی۔ تو فہیم بولا۔

''اب جسپال جی سے بات......؟'' اس نے کہا۔

''نہیں اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں، میں دیکھ لیتا ہوں سب۔'' اروند سنگھ نے کہا اور رونیت سے رابطہ کیا، وہ اس وقت تنہا بیٹھی اسی معاملے کو دیکھ رہی تھی۔ اسی کے پاس جسپال بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی انہیں پلان بتایا گیا تو انہوں نے بھی ڈن کر دیا۔ اس پر رونیت کور اور فہیم کے ساتھ اروند اس کام پر لگ گیا۔ میں انہی کے پاس بیٹھا رہا، میں دیکھنا چاہ رہا تھا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

اجلاس اسی انسٹیٹیوٹ میں ہو رہا تھا۔ جہاں اس وقت سیکورٹی بہت زیادہ تھی۔ رات کا دوسرا پہر ختم ہو جانے کو تھا۔ اس اجلاس میں قتل ہونے کی وجہ اور اس کی دیگر تفصیلات کے علاوہ یہ بھی جائزہ لیا گیا کہ فوری طور پر کن لوگوں کو تعینات کیا جائے۔ مجرم پکڑنے کی ذمہ داری کس کی ہو گی اور سب سے اہم یہ سوال تھا کہ یہ کس نے کیا ہے، ابھی تک سیکورٹی والوں کی طرف سے ایسا کچھ نہیں بتایا گیا تھا، یہ کون ہیں؟ اس پر سب سے زیادہ بحث ہوئی تھی۔ بہت سوں کے ذمے بہت سارے کام لگ گئے۔ لیکن اس دوران جسپال نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا۔ امرتسر کے قرب و جوار ہی سے لوگ اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.Paksociety.com

تھے۔ انہیں اچھی طرح پتہ چل گیا تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔

اجلاس کی صدارت کرنے والا ایک ہندو ریٹائرڈ آرمی آفیسر تھا، جواب ''را'' کے لیے اپنی خدمات سر انجام دے رہا تھا۔ وہ انسٹیٹیوٹ سے نکلا تو اس کے ساتھ ایک گاڑی سیکورٹی کی تھی۔ اسے اپنے فارم ہاؤس نما بنگلے میں جانا تھا، جہاں اس کے انتظار میں دو ''را'' والے بیٹھے ہوئے تھے۔ چند منٹوں میں ان لوگوں نے طے کرلیا تھا کہ ایکشن کی جگہ کون سی ہوگی اور کس نے کیا کرنا ہے۔ جیسے ہی وہ اپنی اور سیکورٹی والی گاڑی میں انسٹیٹیوٹ سے نکلا، ہر طرف خبر مل گئی۔ انسٹیٹیوٹ اور اس کے بنگلے کا درمیانی فاصلہ کوئی چھ کلو میٹر کے لگ بھگ تھا اور ایکشن والی جگہ تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر تھی۔

ان کی گاڑیاں تیزی سے اس جگہ تک پہنچ رہی تھیں۔ جسے ہی ان گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس دکھائی دیں وہ لوگ الرٹ ہو گئے۔ ان کا جو ہیڈ تھا، اس کے کان کے ساتھ فون لگا ہوا تھا، انہیں بتایا جا رہا تھا کہ وہ کتنے فاصلے پر آ گئے ہیں۔ جیسے ہی وہ گاڑیاں ان کی رینج میں آئیں، انہوں نے راکٹ لانچر داغ دیئے، ایک دم سے تین اطرف سے ایک ساتھ راکٹ لانچر داغے گئے۔ اگلے لمحات میں وہاں خوف ناک دھماکے ہوئے، ان کی گاڑیاں پھٹ گئیں، جیسے ہی انہوں نے راکٹ لانچر داغے، وہ وہاں نہیں ٹکے، لمحوں میں نکل گئے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھنے کی زحمت نہیں کی کہ وہاں پر کیا ہوا؟

انہی لمحات میں امرتسر کے پوش علاقے کے مین روڈ پر موجود ایک بنگلے میں سردار نہال سنگھ اروڑہ اپنے بیڈ روم میں پڑا تھا۔ اس نے تھوڑی دیر پہلے فون سنا تھا جس میں اسے اس انسٹیٹیوٹ کا انچارج بنانے کی نوید سنائی گئی تھی۔ وہ بھی ایک آرمی آفیسر تھا اور ''را'' کے لیے خدمات سر انجام دے چکا تھا۔ اس کی بھی دیرینہ خواہش تھی کہ اس انسٹیٹیوٹ پر راج کرے، وہاں کیا کچھ نہیں تھا، عورت، شراب، دولت اور حاکمیت سب کچھ تھا۔ وہ اس وقت اپنے گھر میں پڑا یہی سوچے چلا جا رہا تھا کہ اب اس نے کرنا کیا ہے۔ ایسے میں اسے باہر سے اطلاع ملی کہ چار بندے آئے اور فوری طور پر آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں۔

''یہ پوچھا کہ وہ مجھ سے کیوں ملنے چاہتے ہیں اور اس وقت ہی کیوں؟'' اس نے اپنے سیکورٹی انچارج سے پوچھا تو سیکورٹی انچارج نے کہا۔

''سر جی وہ آپ سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔''

''اچھا کراؤ بات۔''

چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز فون میں گونجی

''سر ہم انسٹیٹیوٹ سے ہیں اور ہمیں آپ کی سیکورٹی کے فرائض سونپے گئے ہیں۔''

''اوہ اچھا، ٹھیک ہے، آپ اسی انچارج سے ملیں، وہ آپ کو رہنے کے لیے جگہ دکھا دیتا ہے۔''

''سر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، لیکن ہمارا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے، پھر آپ کا جو حکم ہوگا۔'' اس نے فون پر سنا تو چند لمحے سوچ کر بولا۔

''ٹھیک ہے، فون سیکورٹی انچارج کو دو۔''

چند لمحے بعد سیکورٹی انچارج بولا۔

''جی سر۔''

''انہیں لان ہی میں بٹھاؤ، میں آ رہا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے فون بند کیا اور باہر جانے کے لیے اٹھ گیا۔

وہ لان میں آیا تو چار نوجوان بہترین تراش کے سوٹ پہنے الرٹ کھڑے تھے۔ وہ ان کے پاس آیا تو چاروں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا، نہال سنگھ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے ان سے ہاتھ ملائے تو ایک نوجوان بولا۔
''سر۔! ہمیں حکم ملا ہے کہ اگر آپ ابھی انسٹیٹیوٹ کا چارج لینا چاہیں تو چلیں، وہاں لوگ آپ کے منتظر ہیں۔''
''یار اتنی جلدی کس لیے، میں صبح آ جاؤں گا۔'' اس نے حاکمانہ لہجے میں کہا۔
''سر۔! وہ آپ کی مرضی، لیکن وہاں کچھ ضروری معاملات ہیں، جن کے لیے آرڈرز چاہئیں۔ دوسرا اب آپ کی سیکورٹی ہمارے ذمے ہے، چاہیں تو اپنی نجی سیکورٹی بھی رکھ سکتے ہیں۔''
''وہ تو ٹھیک ہے۔ آپ لوگ یہاں آرام کرنا چاہو یا جانا چاہو......''
''نو سر۔! ہم ادھر ہی رہیں گے۔ ہم آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔'' اس نوجوان نے فوجی انداز میں کہا تو نہال سنگھ زیرلب مسکرا دیا۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہی پرانے حاکمیت کے دن لوٹ آئے ہیں۔ اس نے ان چاروں کی طرف دیکھا اور پھر حاکمانہ لہجے میں کہا۔
''ٹھیک ہے آپ اپنی ڈیوٹی کرو۔''
''یس سر۔'' جیسے ہی نوجوان نے کہا تو ان چاروں نے اپنی پشت ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ لی، جس وقت وہ ایک دوسرے کے ساتھ پشت جوڑ رہے تھے، اسی دوران انتہائی سرعت سے انہوں نے اپنے پسٹل نکالے، جو نوجوان بات کر رہا تھا، اس نے نہال سنگھ کے سر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ وہ سیکورٹی پر مامور لوگوں کا جائزہ لے چکے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے، انہوں نے فائر کھول دیا۔ نہال سنگھ لان میں گر کر تڑپ رہا تھا، ایک گولی نے ہی اس کی کھوپڑی میں سوراخ بنا دیا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنی جگہ چھوڑ چکے تھے۔ ان کا رخ گیٹ کی طرف تھا۔ جب تک فائرنگ کا تبادلہ ہوتا تھا، وہ گیٹ پار گئے۔ ان کی گاڑی باہر کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اس میں بیٹھے اور انتہائی سرعت کے ساتھ وہاں سے نکل گئے۔ جس وقت وہ وہاں سے نکل رہے تھے، اسی نوجوان نے فون کر کے بتا دیا کہ مشن پورا ہو گیا ہے۔ تھوڑی دور جا کر انہوں نے وہ گاڑی چھوڑی اور دو دو میں بٹ کر پیدل چل پڑے، وہ سڑک سے اتر کر اندھیرے میں غائب ہو گئے تھے۔
''اب میں انہیں دوں گا دھمکی؟'' اروند نے پورے جوش سے کہا۔
''کیسے دو گے دھمکی اور کیا دو گے؟'' فہیم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
''ویر تا کی طرف سے ''را'' کے لوگوں کو دھمکی ہو گی کہ ہم اس وقت میدان میں ہیں، اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو ہم اگلے چوبیس گھنٹوں میں اس سے بھی زیادہ لوگ ماریں گے۔'' اس نے کہا اور پہلے سے لکھی ہوئی ای میل کر دی۔
''لیکن مطالبات کیا ہوں گے؟'' رونیت کی آواز ابھری، جس میں تجسس کے ساتھ طنز بھی تھا۔
''وہ بھی سوچ لیتے ہیں۔ دیکھ لینا ابھی ان کے ساتھ مذاکرات ہوں گے۔''
''چلو دیکھتے ہیں۔'' اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔
''اوئے فہیم یہ خبر سارے چینلز کو بھیج دی ہے؟'' اروند نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔
''لو بھئی تم لوگ کرو کام، میں سونے کے لیے جا رہا ہوں، اگر ضرورت ہو تو مجھے جگا لینا۔'' میں نے کہا اور ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے بیڈروم میں چلا گیا۔

☆......☆......☆

دن نکلنے سے پہلے کی نیلگوں روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی۔ جسپال سنگھ کمرے سے اٹھ کر باہر لان

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

میں آ گیا تھا۔لان میں ایک کرسی پر جگتار سنگھ بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ اسے دیکھتے ہی اٹھ گیا۔

''بیٹھو، بیٹھو یار، کھڑے کیوں ہو گئے ہو؟''

جسپال نے اسے یوں تعظیم میں کھڑے دیکھ کر جلدی سے کہا تو وہ دونوں ہاتھ باندھ کر بولے۔

''مان گئے بائی جی ،سردار سرجیت سنگھ بندیال جی نے آپ پر جو اعتماد کیا ہے، وہ ٹھیک کیا ہے۔اتنی تیزی اور اتنی شدت۔''

''میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو؟'' جسپال سنگھ نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

''سردار سرجیت سنگھ بندیال جی نے ہی مجھے آپ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا ہے۔چینل سب کچھ نہیں بتائیں گے، لیکن جن تک بات پہنچنی تھی پہنچ گئی ہے۔'' اس نے جوش بھرے لہجے میں بتایا

''دیکھ جگتار سنگھ۔! ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں ہوا، تم ایک سیاست دان اور لیڈر ہو، کچھ بھی ہو جائے، تُو اور میں ایک ساتھ نظر نہیں آنے چاہئیں۔ یہ تیری غلطی ہے کہ تو اس وقت یہاں میرے گھر میں ہے۔ کیونکہ مجھے اپنا کام کرنا ہے اور تجھے اپنا کام، ہمارا ایک دوسرے سے کوئی لینا دینا نہیں۔ کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے ، جس سے یہ لوگ تجھ پر انگلی اُٹھا سکیں، کیا تجھے یہ پتہ ہے کہ خفیہ والے تیرے پیچھے بھی ہو سکتے ہیں اس وقت؟''

''کسی کو نہیں پتہ کہ......'' اس نے کہنا چاہا تو جسپال نے اُس کی بات کاٹ کر کہا۔

''کچھ بھی ہو جائے۔''

''ٹھیک ہے بائی جی۔'' اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھنے لگا تو جسپال نے تحمل سے کہا۔

''ابھی بیٹھ، کچھ کھا پی لے، پھر جانا، میں نے تم سے ایک بات بھی کرنی ہے۔''

یہ سنتے ہی جگتار سنگھ بیٹھ گیا۔اتنے میں اندر سے کھانے پینے کا سامان گرلین کور لے کر آ گئی۔وہ ٹرے، میز پر رکھ کر انہی کے پاس بیٹھ گئی۔وہ تینوں کھانے پینے لگے۔ان کے درمیان خاموشی تھی۔ تبھی جسپال نے جگتار کی طرف دیکھ کر کہا۔

''سکھ قوم کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تم اسے اچھی طرح جانتے ہو۔ تقسیم ہند سے پہلے اور بعد میں جو لوگ پاکستان بن جانے کے بعد یہاں بھارت میں آئے تو اسی وقت سے ہی انہیں ''مجرم قبیلہ'' کہا جانے لگا۔ یہ سازش اسی وقت سے تھی، پنڈت جواہر لعل نہرو، سردار پٹیل نے اس وقت کے گورنر پنجاب سی ایم تیواڑی سے مل کر کی۔تب سے لے کر اب تک ان بے غیرت ہندوؤں نے سکھوں کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا۔خیر۔! جو بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں وہ غور سے سنو۔''

''جی بولیں بائی جی۔'' جگتار نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اقوام متحدہ کے قوانین کے مطابق ایسی کوئی بھی قوم خود ارادیت کا حق رکھتی ہے، جس کی اپنی کوئی تاریخ ہو یا جس کی اپنی کوئی مملکت قائم رہی ہو، اس کی اپنی سرزمین ہو، ان کی اپنی الگ سے ثقافت ہو ،جن میں اپنی مملکت چلانے کی صلاحیت ہو۔ خالصتان تحریک چلانے والوں کا یہ دعویٰ ہے اور ہم اس دعویٰ میں حق بجانب ہیں کہ ہم دنیا کا پانچواں بڑا مذہب رکھتے ہیں۔ہم دنیا میں تین کروڑ کے لگ بھگ ہیں۔ بھارتی پنجاب میں ہماری سب سے زیادہ تعداد ہے۔ ان باتوں کو بنیاد بنا کر خالصتان تحریک کا پھر سے مطالعہ کرو اور لفظوں کے ہتھیار لے کر نکل پڑو۔ پوری دنیا کے سکھوں تک یہ پیغام پہنچا دو۔ ہمیں اب خالصتان حاصل کرنا ہے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

''بائی جی میں سمجھ گیا، سیاسی اور سفارتی سطح اب میرے ذمے رہی۔ میں آپ کا وژن سمجھ گیا ہوں۔ مجھے راستہ مل گیا۔ اب اجازت دیں بائی جی۔ واہ گرو دا خالصہ، واہ گرو جی کی فتح۔'' ہاتھ جوڑ کر یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہو گیا۔ پھر اپنی قیمتی گاڑی کی جانب بڑھا اور وہاں سے چلا گیا۔ اس سارے معاملے میں گرلین خاموش رہی تھی۔ اس کے جاتے ہی

''کیا یہ کر لے گا؟''

''ہاں، یہ اسلحہ نہیں اٹھا سکتا لیکن لفظوں کی جنگ خوب لڑ سکتا ہے۔'' جسپال نے سوچتے ہوئے کہا پھر چونک کر بولا۔

''اروند کی طرف سے کوئی خبر؟''

''ابھی تک تو نہیں۔ ادھر ''را'' کی طرف سے بھی گہری خاموشی ہے۔'' گرلین نے کہا تو جسپال اٹھتے ہوئے بولا۔

''گہری خاموشی میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ آؤ اندر چلیں، یہ وقت بڑا قیمتی ہے۔''

جسپال اندر چلا گیا اور گرلین برتن سمیٹنے لگی۔

☆......☆☆......☆

میں حویلی کی چھت پر کھڑا دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں کو دیکھ رہا تھا۔ سڑک کے پار نور نگر اب بھی ویسا ہی تھا جیسے میرے بچپن میں ہوا کرتا تھا، کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی، لیکن میں بہت حد تک بدل گیا تھا۔ انتقام کی آگ سے میرے سفر کی ابتدا ہوئی تھی جو نجانے کہاں کہاں سے ہو کر یہاں تک آن پہنچا تھا۔ اس دوران مجھے آگہی اور شعور نہ ملتا تو میں کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ میں انہی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا تھا کہ اروند سنگھ کا فون ملا، وہ مجھے نیچے بلا رہا تھا۔ میں چند منٹوں میں اس کے پاس جا پہنچا۔

''اروند۔ خیریت ہے؟'' میں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''کل سے لے کر آج صبح تک جو کچھ بھی ہوا، اس نے ایک بار تو ''را'' کو ہلا کر رکھ دیا۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ وہ کیا کریں۔ پورا زور لگا کر انہوں نے خبریں روکی ہوئی ہیں۔''

''کیا تم نے ان چینلوں کو خبریں نہیں بھیجی تھیں؟'' میں نے اس سے پوچھا۔

''قتل ہو جانے کی خبریں تو آ گئی ہیں لیکن یہ قتل کیوں ہوئے، اس بارے میں نہیں بتا رہے ہیں۔ خیر۔ ! یہ دیکھیں۔'' اس نے مجھے اسکرین کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا ہے یہ؟'' میں نے پوچھا۔

''یہ اک لمبی ای میل ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ یعنی ''را'' والے ''ویرتا'' والوں سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں؟'' اس نے بتایا تو میں نے کہا۔

''تو کر لو بات، کہہ دینا کہ ابھی اک لمبی فہرست ہے، انہیں ختم کر لیں تو مطالبات بھی بتا دیں گے۔''

''مطلب ابھی انہیں کوئی واضح بات نہیں بتانی؟'' اس نے میری بات سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل، ابھی ویرتا کی دہشت بن جانے دو۔ یہ دیکھو، وہ ویرتا کو تلاش کرنے کے لیے کس حد تک جاتے ہیں، پھر بات بھی ہو جائے گی۔'' میرے کہنے پر وہ سمجھ گیا اور کمپیوٹر پر مصروف ہو گیا۔ میں اس کے پاس سے اٹھ کر چل دیا۔

......☆☆☆☆......

میں حویلی کے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا، جہاں اماں اور سوہنی پہلے ہی سے بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں ابھی ان سے کوئی بات بھی نہیں کر پایا تھا کہ چوہدری اشفاق آ گیا۔ اس نے آتے ہی کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

''وہ یار، کچھ بندے ملنے آئے ہیں تمہیں، افضل رندھاوا بھی ان کے ساتھ ہے۔''
''خیر تو ہے نا، کس لیے آئے ہیں؟'' میں نے پوچھا۔
''میں نے پوچھا تھا، وہ کوئی سیاسی لوگ ہیں۔'' اس نے بتایا تو میں اٹھ گیا۔
باہر لان میں تین بندوں کے ساتھ رندھاوا بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ کھڑے ہو گئے۔ تب اچانک مجھے وہ دور یاد آ گیا، جب میں گھسیٹ کر تھانے لے جایا گیا تھا۔ میں ان سے ملا اور ان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ چوہدری اشفاق نے ان کی خاطر تواضع کے لیے چائے کے ساتھ لوازمات بھجوا دیئے تھے۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ وہ حکومتی پارٹی کے لوگ ہیں اور آئندہ آنے والے الیکشن کے بارے میں بات کرنے آئے تھے۔ ان میں ایک بزرگ نما بندہ ظہور مرزا تھا، جس نے ساری بات کی تھی۔
''آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟'' میں نے پوچھا۔
''ظاہر ہے ہم آپ کی سپورٹ ہی چاہیں گے۔ اس وقت اس علاقے میں آپ ہی کا اثر ورسوخ ہے۔ ہم اپنے امیدوار کے لیے ووٹ چاہیں گے۔'' اس نے ملائمت سے کہا، تب میں نے چوہدری اشفاق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
''لیکن میں تو اسے ایم این اے کا الیکشن لڑانا چاہتا ہوں۔ ہم امیدوار ہیں۔''
اس پر ظہور مرزا کچھ کہنے لگا تو افضل رندھاوا نے اسے روکتے ہوئے کہا۔
''نہیں جمال۔! میرا خیال ہے کہ تمہیں اس پر نظرثانی کرنا ہو گی۔ پس پردہ کھیل کچھ دوسرا ہے، سامنے کچھ اور ہے۔ مرے خیال میں تم اسے الیکشن ہی سے باہر کر دو یا پھر کم از کم ایم پی اے تک محدود کر دو۔''
''میں سمجھا نہیں؟'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
''اتنا سمجھ لو کہ اس بار یہ پارلیمانی آداب سیکھ جائے، اگلی بار جیسے آپ چاہو۔''
''کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہ ہونے کی ضمانت دیتے ہو؟'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔
''ہر طرح کی ضمانت ہے۔'' اس نے اعتماد سے کہا۔
''ٹھیک ہے، جیسے تم چاہو'' میں نے کہا تو انہوں نے خوشگوار حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا، جیسے اتنی جلدی فیصلہ دینے کے بارے میں انہوں نے سوچا بھی نہ ہو۔ کچھ دیر بیٹھ کر وہ چلے گئے۔ جاتے ہوئے افضل رندھاوا نے دوبارہ آنے کا کہا اور وہ لوگ چلے گئے۔
میں واپس اندر گیا تو اماں اور سوہنی وہیں لاؤنج ہی میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میرے پیچھے ہی چوہدری اشفاق آ گیا۔ میں نے اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
''تمہیں سمجھ آئی ہے یہ لوگ یہاں کیوں آئے تھے، اس قسم کی بات کرنے؟''
''رندھاوا تو مجھے کئی دنوں سے کہہ رہا تھا، لیکن میں نے اسے ایک ہی بات کہی کہ وہ تم سے بات کر لے، میں اپنے طور پر کوئی بات نہیں کروں گا، میں نے الیکشن لڑنا ہے، نہیں لڑنا ہے اس کا فیصلہ جمال ہی نے کرنا ہے۔'' چوہدری اشفاق نے بڑے سکون سے کہا۔
''کون لڑ رہا ہے الیکشن؟'' اچانک اماں نے ہماری طرف دیکھ کر پوچھا تو میں نے باہر لوگوں کے آنے کے بارے میں میں اختصار سے بتا دیا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہیں، پھر بولیں۔
''یہ اشفاق نے کوئی الیکشن نہیں لڑنا، انہیں کہو، وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جسے چاہیں اپنا امیدوار بنالیں۔''
''اماں یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ، یہ باہر کے معاملات ہیں، ان کے بارے میں آپ کو کیا پتہ؟''
میں نے کافی حیرت سے پوچھا کیونکہ اماں نے پہلے کبھی باہر کے معاملات میں مداخلت نہیں کی تھی، ایسا پہلی بار ہو رہا تھا۔
''یہ اشفاق یہاں ہوگا تو الیکشن لڑے گا۔ میں اسے لندن بھیج رہی ہوں تانی کے پاس۔'' اماں نے پرسکون لہجے میں کہا۔
''کیا، یہ فیصلہ کب ہوا؟ مجھے بتایا ہی نہیں۔'' میں پھر پوچھا تو اماں نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔
''کیا تجھے ہر بات بتانا ضروری ہے؟''
''نہیں مگر، یہ بات......'' میں نے کہنا چاہا تو وہ میری بات کاٹتے ہوئے سوہنی سے بولیں۔
''سوہنی پتر، بتادے اسے۔''
یہ کہہ کر وہ باہر کی جانب چلی گئیں۔ اس کے پیچھے ہی چوہدری اشفاق اٹھ کر تیزی سے باہر چلا گیا۔ تب سوہنی میرے قریب آ کر بیٹھ گئی۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے اپنی نشیلی آنکھوں سے میرے چہرے پر دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے کہا۔
''تمہیں نہیں پتہ، یہ اشفاق بہت پہلے سے تانی کے ساتھ عشق کی حد تک پیار کرتا ہے۔''
''کیا......؟'' میں نے خوشگوار حیرت سے کہا۔
''جی ہاں، یہ اپنے دل ہی دل میں اس سے پیار کرتا رہا، لیکن اظہار اس لیے نہیں کیا کہ شاید تم اس سے بہت محبت کرتے ہو اور ممکن ہے اس سے شادی بھی کر لو۔ اسی لیے اپنی خواہش زبان پر نہیں لایا، یہاں تک کہ وہ لندن چلی گئی۔ اب جبکہ تمہاری اور میری شادی ہوگئی ہے تو ایک دن ایسے ہی اس نے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔ اس کے خیال میں یہی ہے کہ اب تانی واپس کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اس پر اماں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ چوہدری اشفاق اور تانی کی شادی کر دیں۔''
''کیا تانی اس پر راضی ہے؟'' میں نے پوچھا۔
''ہاں، وہ راضی ہے، اماں نے اس سے تفصیلی بات کر لی ہے، وہ ایک دو دن میں یہاں آ رہی ہے۔ اس کی شادی یہیں ہوگی اور آگے کا سارا جو پراسس ہے وہ تم دیکھ لینا یا پھر تانی خود دیکھ لے گی۔'' سوہنی نے مجھے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
''چلو، یہ تو خوشی کی بات ہے، اس کی زندگی میں بھی بہار آ جائے گی، سوہنی شاید تم نہیں جانتی ہو، وہ ایک سپاٹ اور تنہا زندگی گذار رہی ہے، جس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے، کوئی بھی تو نہیں۔'' میں کافی حد تک جذباتی ہو گیا تھا۔
''ایک بات کہوں؟'' سوہنی نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔
''بولو۔'' میں نے یونہی کہا۔
''اگر تم تانی سے شادی کر لیتے نا، تو مجھے ذرا بھی حیرت نہ ہوتی، میں مانتی ہوں، وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ وہ تم سے عشق کرتی تھی، میں جانتی ہوں کہ عشق کرنے والے ہی جان دیا کرتے ہیں، اس نے تم پر اپنی جان وار دی تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اماں اسی لیے اسے اپنے خاندان کا حصہ بنالینا چاہتی ہے۔'' وہ انتہائی جذباتی انداز میں اعتراف کر گئی تو میں نے اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی لٹ کو درست کیا اور بولا۔
''تم، تم ہو سوہنی۔''
میرے یوں کہنے پر وہ ایک دم سے مسکرا دی پھر اٹھ کر تیزی سے باہر چلی گئی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ سیدھی اماں کے پاس ہی جا کر رُکے گی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

www.Paksociety.com

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ چوہدری اشفاق کو تانی سے محبت ہو جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ اس میں جذبات نہیں تھے۔ سوچ اس لیے سکتا تھا کہ کبھی بھی اس نے اشارے کنائے سے بھی اپنی چاہت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ تانی کی خوبصورتی پر کوئی بھی فدا ہو سکتا ہے۔ پہلی نگاہ میں کوئی یہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ اندر سے اتنی سخت ہے، جتنی وہ نازک دکھائی دیتی تھی۔ اب جبکہ میں نے اسے کافی حد تک دیکھ لیا تھا، اس کے ساتھ نے تانی کے بارے میں بہت کچھ سمجھا دیا تھا، کبھی کبھی مجھے لگتا تھا کہ وہ جو قلوپطرہ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ جس طرح قلوپطرہ کے چھوٹے چھوٹے بال، لمبی ناک، گول چہرہ کھا جانے والی پرکشش آنکھیں، اس کا تراشیدہ بدن، دیکھنے میں ایک حسین ترین عورت لیکن اندر سے وحشی، درندہ صفت، ویسے ہی تانی دیکھنے میں قلوپطرہ جیسی، فرق رنگ کا تھا، تانی بہت سفید تھی۔ گلابی سیندوری رنگت والی اور دوسری بات اسے خود پر مکمل قابو تھا، میں نے اسے کبھی بھکتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اماں کی بات نہیں ٹال سکتی تھی۔ لیکن اصل سوال یہ تھا کہ کیا وہ بھی چوہدری اشفاق کو قبول کر سکتی ہے دل سے؟ یہی ایک ایسی بات تھی، جو میں ہی ٹٹول سکتا تھا، ورنہ کوئی دوسرا اس کے دل کی بات نہیں جان سکتا تھا۔

میں وہیں بیٹھا رہا۔ تانی کے بارے میں مزید سوچ میرے ذہن میں نہ آئی تو میرا ذہن ''ویرتا'' کی طرف چلا گیا۔ میں اس کا انجام سوچنے لگا، یہ بالکل پانی کے بلبلے کی مانند بات تھی۔ اگر بات جم جاتی تو پھر ایسی جمنے والی تھی کہ اس کا اثر تادیر رہنے والا تھا اور اگر سامنے والے اس کھیل کو سمجھ گئے تو محض ایک پھونک ہی کافی تھی۔ مجھے اروند سنگھ کی ذہانت پر شک نہیں تھا لیکن اس کی پے در پے کامیابیوں کے پیچھے صرف ایک بات تھی۔ اس نے بھارتی اداروں سے سیکھا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات اس کے خلاف بھی جا سکتی تھی لیکن اس نے وہ طریقہ کار بدل لیا، اور ہیکنگ کی دنیا میں اپنا گروپ بنا کر تہلکہ مچائے ہوئے تھا۔ وہ دوسروں کے لیے کام کرتا تھا اور ان سے کام بھی لیتا تھا۔ وہ میرے ساتھ صرف ایک مقصد کے لیے وفادار تھا کہ میں نے اسے تحفظ دیا ہوا تھا اور سکھی کے لیے اس نے اپنا آپ وقف کر دیا ہوا تھا۔ اب تک ایک بھی ایسا عمل سامنے سے نہیں گذرا تھا جس سے کوئی شک بھی پیدا ہوتا۔ اس نے ویرتا بنا کر ایک بڑا کام کر دیا تھا، جس کے پیچھے بہت کچھ چھپ سکتا تھا۔

جس دن سردار سرجیت سنگھ بندیال نے جسپال سنگھ کو اپنے ہاں بلا کر اسے خالصہ کی ذمہ داری سونپ دی تھی، اسی دن سے میرے ذہن میں بھی وہ خیال واضح ہو گیا، جو نجانے کب سے میرے ذہن میں تھا۔ میں چاہتا تو کرنل سرفراز اور روہی والوں کے ساتھ مل کر ایسا ہی کوئی گروپ بنا سکتا تھا، لیکن اُن کے پاس تو اپنا سارا سیٹ اپ تھا۔ پھر میں نے کیا کیا؟ میں اس معاملے میں اروند اور فہیم سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ لیکن میں سوچ رہا تھا کہ ویرتا کا حالیہ معاملہ ختم ہو جائے تو پھر ان سے بات کروں۔ میں یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ میرا اسیل فون بج اٹھا۔ میں نے اسکرین پر دیکھا، کوئی اجنبی نمبر ہی تھا۔ میں کال رسیو کی تو دوسری جانب سے جو بولا میں اسے پہچان گیا۔

''تم نے ہمارے پرندے آزاد نہیں کیے، اس لیے اب ہماری دشمنی تو بن گئی نا۔'' اس نے دھمکی آمیز طنز سے کہا۔ تو میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''دشمنی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تم اپنی کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"تو پھر سنو! تمہارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں، ہمارے پرندے آزاد کردو۔ ورنہ میں اتنے ہی دھماکے کروں گا، جتنے میرے پرندے ہیں۔ پھر مجھ سے شکوہ نہیں کرنا کہ یہ میں نے کیا کر دیا ہے۔" اس بار اس کے لہجے میں غصہ آ گیا تھا۔

"یار مجھے ایک بات بتاؤ، تم تو کہتے ہو کہ تمہاری پہنچ بہت دور تک ہے، تم اپنے پرندے آزاد کرالو۔" میں نے بھی اس پر طنز کیا

"وہ اگر قید میں مر بھی جائیں تو مجھے کچھ نہیں ہوگا، کوئی فرق نہیں پڑے گا، لیکن میں صرف تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو کیا کرتا ہے۔" اس نے کہا۔

"مجھے دیکھنے کا مطلب ہے تمہاری موت، اپنی دنیا تک محدود رہو یہی اچھی بات ہے۔" میں نے اسے کہا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ میں اپنی موت کا سامنا کروں، میں موت کا سامنا کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے دبے دبے جوش سے کہا تو میں سمجھ گیا کہ وہ میرا آمنا سامنا چاہتا ہے۔ میں نے فون بند کر دیا۔ میں اس کی آواز ریکارڈ کر چکا تھا۔ میں اٹھا اور اروند کے پاس چلا گیا۔

وہ بھی اپنے کام میں مصروف تھے۔ وہاں مکمل خاموشی تھی۔ میں ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تو اروند نے میری طرف دیکھے بغیر کہا۔

"را کے بڑوں کا اجلاس ہو چکا ہے۔ ایک طرف وہ ویرتا کے مطالبات ماننے کو تیار ہیں اور دوسری طرف اپنے ہیکرز لگا کر ویرتا کو تلاش کر رہے ہیں۔" میں نے بھی یہی بہانہ بنا کر انہیں جواب نہیں دیا۔

"بالکل ٹھیک کیا، اگر ہو سکے تو جب تک انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے، کرو۔ جسپال سے کہو، تھوڑا مزید دباؤ ڈالے، پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔" میں نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا۔ پھر چند لمحوں بعد بولا۔

"میں میل کر دی ہے۔ رونیت اسے بتا دے گی۔"

"او کے، اب یہ ایک آواز ہے، اسے دیکھو، یہ بندہ چند دنوں سے دھمکیاں دے رہا ہے۔ ابھی اپنا کام کرو۔ جس وقت فری ہونا تو اسے تلاش کر لینا۔" میں نے اسے اپنا سیل فون دیتے ہوئے کہا۔ اس نے وہ آواز اپنے کمپیوٹر میں ڈال لی تو اپنی کرسی گھما کر میری طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں، اس پر ذرا غور بھی کریں اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا، یہ بھی سوچنا ہے۔"

"بولو، کیا کہنا چاہتے ہو؟" میں نے اس کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس وقت آگرہ بھارت کے ایک اسپتال سے فارغ ہونے والے دو بھائی شمس الدین اور قمر الدین انتہائی کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ ان کے اردگرد سخت پہرا ہے۔ میرا خیال ہے انہیں مار دیا جائے گا، یا پھر انہیں کسی غلط مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔"

"یہ یہاں کیوں اور یہ سب......" میں نے جان بوجھ کر اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"میں بتا رہا ہوں نا۔" اس نے تیزی سے کہا اور ایک لمحہ سانس لے کر کہتا ہی چلا گیا۔ "دراصل یہ دونوں بھارتی مسلمان ہیں اور آگرہ ہی کے رہنے والے ہیں۔ تقریباً دس برس پہلے یہ پڑھنے کے لیے امریکہ کے شہر ہوسٹن چلے گئے تھے۔ کمپیوٹر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ بہت بڑے ہیکرز بھی بن گئے۔ یہ اس قدر شارپ مائنڈ تھے کہ پچھلے تین برس سے انہیں پکڑنے کی کوشش کی جا رہی تھی، لیکن یہ ہاتھ نہیں آ رہے تھے۔ ان کا اصل خواب تھا کہ یہ چین چلے جائیں، جس کے لیے یہ بھرپور کوششیں بھی کر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رہے تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ لیکن صرف دولت کے لیے، اس کے علاوہ ان کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ میں نے ایک دو کام ان سے لیے ہیں اور یہ جو آواز والا سافٹ ویئر بنایا ہے، یہ انہی کی مدد سے بنایا تھا۔ ابتدائی کام انہی سے شیئر کیا تھا۔ تقریباً ایک ماہ پہلے انہیں یقین ہو گیا کہ یہ پکڑے جا سکتے ہیں۔ انہیں پکڑوانے میں ایک بھارتی لڑکی کا ہاتھ تھا، جو خود بھی ہیکر تھی اور نئی نئی ''را'' کے لیے کام کرنے لگی تھی۔ امریکن کو ان پر پہلے ہی شک تھا، انہوں نے ان دونوں کو گھیر لیا۔ دو ہفتے تک یہ امریکن تشدد کا شکار رہے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں مرنے والے ہو گئے ہیں۔ ان دونوں نے تشدد تو برداشت کر لیا لیکن منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا۔''

''بڑی بات ہے جو انہوں نے منہ سے کچھ نہیں نکالا؟'' فہیم نے حیرت سے تبصرہ کیا۔

''الزام کیا لگایا تھا ان پر؟'' میں نے پوچھا۔

''الزام ان پر یہ لگایا گیا تھا کہ یہ دونوں چونکہ مسلمان ہیں اور دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ تفتیش کی۔ چونکہ انہوں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا تھا، کسی دہشت گرد کی کبھی مدد نہیں کی تھی، سو ان پر یہ الزام ثابت نہیں ہو سکا تو انہیں چھوڑ دیا گیا اور پھر الزام ایک بھارتی لڑکی نے لگایا تھا جو خود سامنے نہیں تھی۔'' پھر فہیم کی طرف دیکھ کر بولا۔

''وہ بولے اس لیے نہیں کہ انہوں نے سوچ لیا تھا اگر انہوں نے جھوٹ میں اقرار کر لیا کہ ان کا دہشت گردوں سے تعلق ہے تو پھر ساری زندگی یہاں سے نہیں نکل سکتے۔ انہیں مرنا ہی پڑے گا، ان دونوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اگر زندگی چاہئے تو منہ بند رکھنا ہوگا۔''

''یار ان کا تشدد، بڑی بات ہے۔'' فہیم نے انسپائر ہوتے ہوئے کہا۔

''اور بات بتاؤں کہ انہیں الگ الگ رکھ کر بھی تفتیش کی گئی تھی۔'' اروند سنگھ نے بتایا

''واہ۔! تو پھر وہ بھارت کیسے واپس آ گئے؟ وہاں کسی اسپتال میں انہیں کیوں نہیں رکھا گیا؟'' پاس بیٹھے ہوئے فہیم نے تیزی سے پوچھا۔

''ایک تو وہاں پر ان دونوں بھائیوں کے دوستوں نے انسانی حقوق کی تنظیموں سے رابطہ کیا۔ ان سے مدد لی، دوسرا وہیں پر موجود بھارتی لابی نے ان کے لیے کوششیں کیں۔ الزام ثابت نہیں تھا، سو امریکن نے تو چھوڑ دیا لیکن بھارتی ''را'' نے ان دونوں کا اپنے استعمال کے لیے منتخب کر لیا۔ وہ دونوں بھائی انتہائی خستہ حالت میں تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اگر مریں بھی تو کم از کم اپنوں کے درمیان مریں، سو انہوں نے واپس بھارت آنا ہی پسند کیا۔ جس پر ''را'' نے پوری دلچسپی لی اور انہیں آگرہ لے آئے۔ اب وہ وہاں کے ایک بڑے نجی اسپتال سے کل ہی فارغ ہوئے ہیں، ان پر سارا خرچ بھی وہ ''را'' کے ایجنٹ کر رہے تھے، جو بظاہر اس کے ہمدرد ہیں۔''

''یہ جو تم نے پوری کہانی سنائی اس کا مقصد کیا ہے؟'' اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھی مہوش نے پوچھا۔

''کسی بھی طرح ان دونوں کو بھارت سے نکال کر یہاں لایا جائے۔ یا ایسی کسی بھی جگہ پر جہاں وہ محفوظ ہو جائیں۔ اگر وہ ہمارے لیے کام نہ بھی کریں تو کم از کم ''را'' کے لیے نہ کریں۔ وہ بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں، اگر ان سے کام لیا جائے تو۔ لیکن اس سے بھی ہٹ کر وہ میرے دوست ہیں۔ میں ان کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہ لفظ کہتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

ہوئے اروند سنگھ بہت جذباتی ہو گیا تھا۔ تبھی میں نے کہا۔

''کیا تمہارا رابطہ ہے ان کے ساتھ۔'' فہیم نے پوچھا تو وہ بولا۔

''یار رابطہ ہے نا تو مجھے پتہ ہے نا، وہ خود بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ وہاں سے نکل آئیں۔''

''اوکے، تم ایک کام کرو۔ ان کے بارے میں بتاؤ، وہ کہاں ہیں، کوئی کوڈ ان کے ساتھ طے کرو۔ انہیں بتاؤ کہ ہم ان کے لیے کچھ کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے میں ان کے پاس سے اٹھ کر آگیا۔

☆......☆......☆

رونیت کور اور جسپال سنگھ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اروند سنگھ کا پیغام دے چکی تھی۔ دونوں کے درمیان خاموشی تھی اور وہ دونوں ہی اس پر سوچ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد بانیتا کور بھی ان کے پاس آگئی تو رونیت نے اسے بھی بتا دیا تو وہ تبصرہ کرتے ہوئے بولی۔

''دیکھو! اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہم ''را'' کو ختم کر دیں گے تو یہ ابھی ناممکن ہے۔ اس وقت ہمارا ان سے مقابلہ ہے۔ اس کے پیچھے ایک حکومت ہے۔ اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ان سے ڈر جائیں، بلکہ ہم نے اسے ڈرانا ہے، فی الحال ہمیں انہیں یہی تاثر دینا ہے کہ وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہیں اور ہم جو چاہئیں کر سکتے ہیں۔''

''اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ انہیں یہ تاثر بالکل بھی نہیں ملنا چاہئے کہ یہ خالصتانی لوگ ہیں۔ پھر وہ اپنی توجہ اسی پر مرکوز کر لیں گے۔'' رونیت کور نے اپنا خیال دیا تو جسپال سنگھ مسکراتے ہوئے بولا۔

''یہ جو کچھ بھی ہونا ہے، کچھ کریں گے تو یہی ہوگا۔''

''ہونا تو کرنے سے ہی ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ جس قدر محتاط ہوا جا سکتا ہے، اتنا محتاط رہیں تا کہ ہم نے ٹارگٹ لینا ہے، اسے پورا کر سکیں۔'' بانیتا کور نے اپنی رائے دی

''اصل مسئلہ تو یہی ہے نا کہ ہمارا ٹارگٹ کیا ہے؟ فی الحال تو اتنا ہی ہے نا کہ ''را'' کو ڈرایا جائے، انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ ہم ان کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں۔'' رونیت کور نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''تو پھر سیدھی سی بات ہے، ''را'' کے لوگوں کو نشانہ بنایا جائے، وہ پنجاب میں جہاں بھی ہوں۔ ایک دم سے انہیں طاقت کا احساس دلایا جائے، تو میرا خیال ہے ہم انہیں اپنی ہر بات منوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' بانیتا کور نے پرجوش لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی کرنا ہے اور یہ کوئی ایک دن کی بات تو نہیں ہے، اس میں وقت لگنا ہے۔'' جسپال نے کہا تو اسی وقت نوتن کور ان کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

''سنو! جمال نے ایک کام کرنے کا کہا، جو فوری ہو جانا چاہئے۔''

''کیسا کام؟'' جسپال نے پوچھا۔

''دو لڑکوں کو کسی محفوظ مقام پر رکھنا ہے، پھر انہیں جمال کے پاس پہنچانا ہے۔'' نوتن نے تفصیل بتائی

''وہ بندے رکھیں گے کہاں، پنجاب میں ہوتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔'' جسپال نے کہا تو بانیتا کور نے کہا۔

''ہو جائے گا، تم پلان کرو، کرنا کیا ہے۔''

''پھر تم ہی کر لو پلان۔'' جسپال نے کہا۔

''اوکے میں دیکھتی ہوں، تم اپنا کام دیکھو۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھ گئی۔ اس نے اپنے ساتھ نوتن کو بھی اٹھا لیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

☆ ☆ ☆

شام ڈھل رہی تھی۔ سورج کی سرخی مغربی افق پر چھائی ہوئی تھی۔ ایسے وقت میں آگرہ شہر کی سڑک گلاب نگر روڈ پر بے تحاشا رش تھا۔ اسی رش میں ایک سیاہ جدید ماڈل کی فور وہیل بھی پھنسی ہوئی تھی۔ اس میں دو سکھ نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاؤں میں جدید پسٹل پڑے تھے۔ ایک ڈرائیونگ کر رہا تھا اور دوسرا سامنے دیکھ رہا تھا۔ وہ سامنے دائیں جانب مہاتما گاندھی لنک روڈ دیکھ رہے تھے۔ جہاں سے مڑنے کے بعد انہیں آگرہ کے مشہور جی کے اسپتال جانے کے لیے ایک چھوٹی سڑک پر مڑنا تھا۔ ان کا رابطہ شمش الدین اور قمر الدین سے ہو چکا تھا۔ درمیان میں صرف پانچ منٹ کا وقفہ تھا۔

شمش الدین اور قمر الدین نے چیک اپ کے لیے اسپتال آنا تھا۔ ابھی ان کا چیک اپ ہوا نہیں تھا۔ ان کے ساتھ بھارتی انسانی حقوق کی تنظیم کے دو لوگ تھے، جو اصل میں ''را'' کے ایجنٹ تھے۔ ممکن ہے ان کے ارد گرد بھی لوگ ہوں۔ یہ ساری صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے پلان بنایا تھا۔

جیسے ہی ان کا چیک اپ کے لیے انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا تو ان کے ساتھ وہ لوگ نہیں تھے۔ ڈاکٹر نے انہیں دیکھا اور تسلی بخش قرار دے دیا۔ تاہم انہوں نے ایک ڈاکٹر سے درخواست کی ٹیسٹ لکھ دیں تاکہ کوئی شک نہ رہے۔ ڈاکٹر نے وہ ٹیسٹ لکھ دیا۔ ان دونوں بھائیوں کو پتہ تھا کہ لیبارٹری کس طرف ہے، انہیں وہاں تک جانا تھا۔ ظاہر ہے ان کے ساتھ لوگ بھی تھے۔ اس لیبارٹری سے ذرا فاصلے پر ایک چھوٹا گیٹ تھا جو مہاتما گاندھی لنک روڈ پر کھلتا تھا۔ یہی وہ نزدیک ترین جگہ تھی جہاں سے وہ انتہائی کم وقت میں باہر نکل سکتے تھے۔ اگر انہیں ایک سے دو منٹ مل جاتے تو وہ وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ یہ سب کچھ کمپیوٹر پر طے ہوا تھا۔ ان کے پاس سیل فون نہیں تھے، جن سے وہ باہر کسی سے رابطہ کر سکتے۔ ان کے ساتھ والے اس لیے اتنے محتاط نہیں تھے۔

وہ دونوں بھائی لیبارٹری کے پاس پہنچ گئے تھے۔ بلاشبہ ٹیسٹ کے لیے انہیں ہی اندر جانا تھا اور اس کے بعد رپورٹ کا انتظار بھی کرنا تھا۔ وہ دونوں اندر چلے گئے۔ انہوں نے ٹیسٹ کرنے والے شخص کو بتایا ہی نہیں کہ وہ وہاں پر کیوں ہیں۔ اگر کوئی پوچھتا کہ وہ کیوں کھڑے ہیں تو وہ بتا دیتے، قمر الدین باہر دیکھنے لگا۔ ان کے ساتھ آئے دونوں بندے باہر ہی کھڑے تھے۔ کچھ دیر گذری تو وہ ساتھ میں پڑے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئے۔ اسی دوران انہوں نے دروازے کی اوٹ سے باہر دیکھا، پھر کاریڈور میں آ گئے۔ وہاں سے انہیں دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ تیزی سے باہر نکلے اور گیٹ تک جا پہنچے۔ سامنے ہی ایک سیاہ فور وہیل کھڑی تھی۔ انہوں نے نشانی یہ طے کی ہوئی تھی کہ ڈرائیور سائیڈ کے شیشے کے ساتھ سبز رنگ کی دھجی بندھی ہوئی ہوگی۔ وہ کوئی بھی گاڑی ہو اس میں بیٹھ جائیں۔ وہ دونوں تیزی سے اس فور وہیل کی جانب بڑھے۔ ان دونوں بھائیوں کی تصویریں، ان سکھ نوجوانوں نے دیکھ رکھی تھیں۔ انہوں نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ ان کے بیٹھتے ہی فور وہیل چل دی۔ انہوں نے تو نہیں دیکھا، لیکن ڈرائیور نے یہ دیکھ لیا کہ دو بندے ہونقوں کی طرح تیزی سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ انہیں یہ پتہ چل گیا تھا کہ وہ دونوں بھائی بھاگ چکے ہیں۔

''ہمیں شہر سے باہر جانا ہے یا یہیں شہر میں رہنا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

ہے؟'' شمش الدین نے پوچھا۔

''دیکھو! ہمیں انہوں نے دیکھا تو نہیں لیکن انہیں پتہ چل گیا ہے کہ تم لوگ فرار ہو چکے ہو۔'' سکھ ڈرائیور نے بتایا تو شمش الدین فوراً بولا۔

''اب کیا ہوگا؟''

''میرے ذہن میں دو طرح کے پلان تھے، تم دونوں فکر نہ کرو، اب تم اپنے آپ کو محفوظ سمجھو۔'' ڈرائیور نے کہا اور پوری توجہ سامنے دیکھ کر ڈرائیونگ پر لگا دی۔ وہ مہاتما گاندھی روڈ پر آ گیا تھا اور یہی سڑک انہیں آگرہ شہر سے انتہائی تیزی کے ساتھ شہر سے باہر لے جانے والی تھی۔ لیکن اسی سڑک پر اتنا ہی خطرہ تھا۔ یہاں ان کے پکڑے جانے کے زیادہ امکانات تھے۔ وہ تھوڑا سا آگے جا کر سڑک کے بائیں جانب اُتر گیا۔ اگرچہ شہر کی بھول بھلیوں والی گلیوں اور سڑکوں سے نکلنا مشکل اور وقت طلب تھا، مگر محفوظ تھا۔ رات کے پہلے پہر وہ شہر سے باہر نکل چکے تھے۔ انہیں ایک چھوٹے سے گاؤں میں ٹھہرنا تھا، جہاں اپنا گٹ اپ تبدیل کر کے وہ پنجاب کا رُخ کر سکتے تھے۔ اگرچہ یہ تقریباً سات گھنٹے کا راستہ تھا تاہم وہ محفوظ جگہ پہنچ جانے والے تھے۔

☆......☆......☆

اس وقت میں ناشتہ کر چکا تھا۔ میرا جی چاہ رہا تھا کہ حویلی سے نکلوں اور مسافر شاہ کے تھڑے تک جاؤں۔ درویش کی باتیں سنوں، فرید سے گپ شپ کروں اور کھلی فضا میں وقت گذاروں۔ میں باہر نکلنے کے لیے پر تول رہا تھا کہ اروند سنگھ نے فون کر کے میرے بارے میں پوچھا، پھر خود ہی آنے کا کہہ دیا۔ میں لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد وہ بھی میرے سامنے آ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

''آپ نے رات مجھے جو نمبر دیا تھا، اس کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔''

''کہاں ہے وہ؟'' میں نے پوچھا۔

''تقریباً بارہ بجے تک تو وہ سیالکوٹ سے کچھ فاصلے پر تھا شمال کی جانب، میں اس کے بعد سو گیا تھا۔ اب بیدار ہو کر میں نے دیکھا تو وہ لاہور کے مضافات میں ہے۔''

''گویا کہ وہ وہاں سے لاہور آ گیا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے تم اس کی حرکت پر نگاہ رکھو، اسے بھی دیکھتے ہیں۔'' میں نے کہا تو اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

''لاہور نہیں جائیں گے آپ؟''

''مطلب؟ میں لاہور کیوں؟'' میں نے اس سے پوچھا تو وہ بولا۔

''کل صبح تانی کی فلائیٹ ہے، وہ آ رہی ہے یہاں۔ آپ کو نہیں بتایا؟''

''ارے یار جب اس کے چاہنے والا اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے تو ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''بات تو ٹھیک ہے۔'' وہ ہنستے ہوئے بولا تو مجھے اچانک یاد آیا تو پوچھا۔

''ارے ہاں سنا، وہ تیرے دوست شمش الدین اور قمر الدین خیریت سے پہنچ گئے کسی محفوظ ٹھکانے پر یا کہ ابھی نہیں؟''

''پہنچ گئے ہیں جالندھر فارم ہاؤس پر۔ سارا انتظام بانیتا کور نے کیا ہے۔ امید ہے وہ اب یہاں تک پہنچ ہی جائیں گے۔'' اروند سنگھ نے سکون سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ابھی انہیں یہاں لانے کی جلدی نہ کی جائے۔ حالات سازگار ہونے کا انتظار کیا جائے۔ جہاں تک کام کا معاملہ ہے وہ لوگ وہاں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

بیٹھ کر بھی کر سکتے ہیں۔'' میں نے اسے صلاح دی۔

''میں نے انہیں کہہ دیا ہے اور میرے ساتھ ہی رابطے میں ہیں۔ انہیں وہاں سب سہولت دے دی جائے گی، جیسے ہی حالات بنے وہ وہاں سے نکل آئیں گے۔'' اروند نے بتایا۔ ہم ابھی باتیں کر ہی رہے تھے کہ رندھاوا کے آجانے کی اطلاع ملی۔ میں نے اروند سنگھ کو اندر بھیج دیا اور خود باہر اس سے ملنے چلا گیا۔ وہ لان میں بیٹھا ہوا تھا۔ ملنے ملانے کے بعد بیٹھتے ہی اس نے کہا۔

''جمال۔! کل تم نے بہت اچھا کیا کہ کسی بحث وغیرہ کے بغیر انہیں ایم این اے کی سیٹ دے دی۔''

''میں یہ نہیں سمجھا کہ تم ان کے ساتھ کیوں آئے تھے اور تمہارا کیا فائدہ ہے اس میں؟'' میں نے اسے ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔

''دیکھو جمال۔! جہاں تم رہتے ہو، میں رہتا ہوں یہ اپنا علاقہ ہے، ہمارا مقصد سیاست ہرگز نہیں ہے، جب ہم نے سیاست کرنی ہی نہیں ہے تو پھر خواہ مخواہ دشمن پالنے کا فائدہ۔ گھر کا دشمن زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وہ اب تمہارے دشمن نہیں، دوست ہیں۔ اگر وہ تمہارا فائدہ نہ کر سکے تو نقصان بھی نہیں کریں گے۔ تم جو ہو، انہیں یہ احساس ہی نہیں کہ تمہاری طاقت کیا ہے اور جہاں تک میرے فائدے کی بات ہے۔ میں نے یہ پورا علاقہ چلانا ہے۔ تم جانتے ہو میں یہاں پر ایک انسپکٹر کے طور پر تعینات تھا، آج ڈی ایس پی ہوں۔ میں مانتا ہوں، تمہاری وجہ سے یہ سب ہوا۔ اب مجھے اگر رہنا ہے تو اس علاقے میں امن رہنا چاہئے۔'' اس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''رندھاوا۔! اگر ہم سیاست کریں ہی نہ، الیکشن ہی نہ لڑیں تو؟'' میں نے پوچھا۔

''پھر اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہوگی؟ دونوں متحارب گروپ آپس میں لڑتے رہیں گے اور تمہیں دوست بنا کر رکھنا ان کی مجبوری ہوگا۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

''تو پھر کہہ دینا ان سے کہ اشفاق چوہدری الیکشن نہیں لڑ رہا ہے۔ کسی بھی سیٹ پر نہیں۔'' میں نے کہا تو رندھاوا ہولے سے مسکرا دیا پھر بولا۔

''میں جانتا تھا کہ تم یہی کرو گے۔ خیر، میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس علاقے میں تیرا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔''

''میں کسی کو بھی دشمن نہیں رکھتا، یہاں تک کہ وہ خود میرا دشمن نہ بن جائے۔'' میں نے کہا۔

''میں نے تو سمجھا تھا کہ تم کوئی اپنی شرائط رکھو گے، لیکن یہاں معاملہ ہی دوسرا ہے۔ میرا خیال ہے اب مزید کوئی بات نہیں ہے۔'' وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' میں نے کہا اور پھر کافی دیر تک ادھر اُدھر کی علاقے کے بارے میں باتیں کرنے کے بعد اُٹھ گئے۔

☆......☆......☆

چندی گڑھ میں شام کے سائے پھیل رہے تھے۔ وہ گھر میں بڑا اکتا گیا تھا۔ یہی حال رونیت کا تھا۔ وہ اپنی اکتاہٹ کا اظہار کر چکی تھی۔ کچھ دیر پہلے انہوں نے باہر گھوم پھر کر آنے کا پروگرام بنایا۔ ان کے پاس نئے ماڈل کی کار تھی۔ انہوں نے دوسروں کو بھی آفر کی لیکن کوئی بھی باہر جانے کو نہیں مانا، سو وہ دونوں باہر جانے کے لیے نکل پڑے۔ وہ گلیوں سے نکل کر مین روڈ پر آئے تو جسپال نے رونیت کور سے پوچھا۔

''بولو، کہاں چلیں؟''

''کہیں بھی کھلی فضا میں، کسی باغ میں چلو، جہاں تھوڑی دیر بیٹھیں۔'' اس نے گہری سنجیدگی سے کہا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مجھے تو آئیڈیا نہیں ہے یہاں کسی باغ کا، تم بتاؤ۔'' جسپال نے کہا۔

''ارے یہیں نزدیک ہی تو ہے سیکٹر سولہ میں روز گارڈن، وہیں چلتے ہیں۔'' رونیت کور نے کہا اور اسے راستہ سمجھانے لگی۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ باغ میں پہنچ گئے۔ کار پارکنگ میں لگانے کے بعد وہ چہل قدمی کرنے لگے۔ تھوڑی دیر خاموشی سے چلتے رہنے کے بعد رونیت ہی بولی۔

''جسپال۔! ہم پر جو اکتاہٹ طاری ہوئی ہے، تم اس کی وجہ جانتے ہو؟''

''مجھے تو سمجھ میں نہیں آرہا، اگر تم بتا سکو؟'' اس نے عام سے انداز میں پوچھا تو چند لمحے خاموشی سے چلتی رہی، پھر بڑے گہرے لہجے میں بولی۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنے دھرم کے لیے لڑ رہے ہیں۔ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ دھرم ہی کے نام پر ہو رہا ہے، کبھی کبھی میں سوچتی ہوں، کہیں ہم استعمال تو نہیں ہو رہے، ہم ٹشو پیپر کی طرح ہیں۔''

''یہ ٹشو پیپر والی سوچ تمہارے دماغ میں کیوں آئی؟'' جسپال نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

''دیکھو، ہم اندھیری رات کے مسافر ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی کیا، اس کا کوئی کریڈٹ نہیں، لینا بھی چاہیں تو نہیں لے سکتے۔ ہم کبھی سامنے نہیں آسکتے۔ اس راہ میں مر گئے تو کسی کو کوئی پتہ نہیں کہ ہم نے سکھی کے لیے کچھ کیا۔ اس کا بھی کوئی کریڈٹ نہیں۔'' وہ یوں بولی جیسے اس کی لہجے میں کہیں احتجاج ہو۔

''مطلب تم اس کا کریڈٹ چاہتی ہو؟'' جسپال نے اس کی بات سن کر سکون سے پوچھا۔

''اب تم اس پر یہ کہہ دو گے کہ گرو مہاراج تو جانتے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور پھر سکھی میں بابا لہنا سے لے کر بھنڈرانوالا تک کی مثالیں دو گے کہ انہوں نے پران دے دیئے لیکن سیس نہیں نیوایا۔'' رونیت کور پھر اسی احتجاجی لہجے میں بولی۔

''میں بحث نہیں کروں گا رونیت، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی ہو؟'' جسپال نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''میں یہ سوچ رہی ہوں کہ ہم اس تحریک سے چاہیں بھی تو فرار نہیں لے سکتے۔ اپنے ماردیں گے یا ہمارے دشمن، کوئی اعتبار کرنے والا نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں خالصتان تحریک کی زبردست حامی ہوں، مگر یار اتنی جدجہد کے بعد بھی کوئی آؤٹ پٹ نہیں، کہیں سے تو کوئی ایسا اشارہ ملے کامیابی کا، ہمیں بھی حوصلہ ہو، میں بھی یہ سمجھ سکوں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے، غلط نہیں۔ دولت بہت کما لی، کسی بھی ملک میں خوبصورت ولا لے کر باقی زندگی آرام سے گذار سکتی ہوں۔ دراصل میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جب میں کینیڈا میں تھی تو کم از کم وہاں پر خوف نہیں تھا۔''

''میں سمجھا نہیں، خوف کیسا؟'' جسپال نے پوچھا۔

''تم اور میں یہاں ہیں نا، لیکن ہمارے ساتھ ایک انجانا خوف بھی ہے کہ کسی وقت کوئی ہمیں پکڑ سکتا ہے، کہیں سے کوئی گولی ہمیں چھید سکتی ہے، ہماری نگرانی ہو رہی ہوگی، ایسا ہی بہت کچھ۔ لیکن یہ خوف کینیڈا میں نہیں تھا۔ وہاں صرف کام تھا، دن رات کام، لیکن خوف نہیں تھا جو یہاں ہے۔'' رونیت نے صاف لفظوں میں کہا تو جسپال نے پوچھا۔

''رونیت، تم کینیڈا جانا چاہتی ہو یا اس کام سے بالکل اکتا گئی ہو۔ سکون سے کہیں زندگی گذارنا چاہتی ہو؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

''میری زندگی میں شاید ہی خالصتان بنے۔ میں نے اپنے حصے کا بہت کام کر لیا۔ مجھے اب آزادی چاہئے، چاہے تم مجھے گولی مار دو۔ یا پھر مجھے اپنی مرضی کی زندگی جینے کا حق دیا جانا چاہئے۔'' اس بار اس کے لہجے میں احتجاج کی جگہ اکتاہٹ تھی۔

''اور اگر میں تمہیں یہ یقین دلا دوں کہ خالصتان کا کام بہت ہی منظم انداز میں شروع ہونے جا رہا ہے تو؟'' جسپال نے نرم لہجے میں کہا۔

''جسپال میں تم سے زیادہ معلومات رکھتی ہوں۔ اس وقت سکھ دنیا میں تین طرح کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو تلوار کے زور پر خالصتان بنانا چاہتے ہیں، دوسرے وہ جو بات چیت اور دلائل کیساتھ اپنی آواز اٹھانا چاہتے ہیں اور تیسرے وہ جو اس تحریک کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہے ہیں، انہیں صرف اپنے مفاد سے غرض ہے۔ میں ان لوگوں کا ذکر نہیں کر رہی ہوں جو خالصتان تحریک کے حامی بھی نہیں ہیں۔''

''مایوس ہو گئی ہو رونیت، کوئی بات نہیں۔ تم جو چاہو، وہی ہوگا اور دوسری بات یہ ذہن میں رکھو کہ ہم کوئی جرائم پیشہ افراد کا گینگ نہیں ہیں جہاں آنے کا راستہ تو ہے لیکن واپس جانے کا نہیں۔ تم جب چاہو، جہاں چاہو اور جس وقت چاہو جا سکتی ہو۔ کینیڈا جانا چاہتی ہو تو وہاں چلی جاؤ۔ میں تمہارے وہاں جانے کا انتظام کر دوں گا۔'' جسپال نے بڑے نرم لہجے میں اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''کیا کروں گی وہاں جا کر؟'' اس نے اچانک کہا۔

''اب یہ ایک نیا موضوع؟ میں تمہاری ذہنی حالت سمجھ رہا ہوں رونیت، میں جانتا ہوں اس وقت تمہیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ ایسی حالت میں کیا گیا کوئی بھی فیصلہ درست نہیں ہوتا۔ میں تمہارے بارے میں سمجھ گیا ہوں۔ سب کچھ ذہن سے نکال دو۔ ان لمحات کو پوری طرح انجوائے کرو۔ وہ دیکھو سامنے کتنے گلاب کے پھول کھلے ہیں، ان کے پاس چلتے ہیں۔'' جسپال نے اسے یوں کہا جیسے کسی بچے کو پچکارتے ہیں۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کی ذہنی حالت کیا ہو گئی ہے۔ یہ ایک خطرناک صورت حال تھی۔

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ وہ دونوں باغ سے نکل کر ایک شاپنگ سینٹر میں آ گئے۔ وہاں کافی دیر تک شاپنگ کرتے رہے۔ انہوں نے سب کے لیے کپڑے اور دیگر چیزیں خریدیں۔ جسپال کو اس وقت حیرت ہوئی جب رونیت کور نے اعلیٰ شراب کی دو بوتلیں رکھ لیں۔ جسپال نے دیکھا، مگر خاموش رہا۔ وہ پلٹ کر گھر واپس آ گئے۔ جسپال سوچ رہا تھا کہ اب رونیت کور اگر ان کے لیے نقصان دہ نہ بھی ہوئی تو فائدہ مند نہیں ہوگی۔ اس کا اصل مسئلہ کیا ہے۔ یہ پتہ کرنا بہت ضروری تھا۔

جسپال اپنے کمرے میں تھا کہ بانیتا کور اس کے پاس آ گئی۔ اس کا چہرہ کافی حد تک سرخ تھا۔ وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

''یہ شراب تم نے رونیت کو خرید کر دی ہے؟''

''نہیں اس نے خود خریدی ہے، کیوں کیا ہوا؟'' اس نے پوچھا تو بانیتا کور اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

''میں اسے کھانے کا کہنے گئی تو وہ بیٹھی پی رہی تھی۔ یہ حرکت اس نے پہلی بار کی ہے، کیا ہوا ہے اسے؟''

''یہ تجھے پتہ ہونا چاہے تھا، اس کے اندر کی تبدیلی کا تمہیں احساس کرنا چاہے تھا۔'' جسپال نے کہا تو وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر بولی۔

''میں گرلین کور سے پوچھتی ہوں، اسے ہوا کیا ہے، اسے شاید پتہ ہو۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

''ہاں اس سے پوچھو۔'' جسپال نے کہا تو وہ فکر مندی میں ہی اٹھ کر چلی گئی۔

آدھی رات سے زیادہ کا وقت ہو گیا ہو گا۔ جسپال مختلف لوگوں کو فون کر کے حال احوال پوچھ رہا تھا۔ ایسے میں بانیتا کور نے اسے چھت پر بلایا۔ وہ پر سکون سے انداز میں اٹھ کر چھت پر جا پہنچا۔ وہاں دھیمی دھیمی روشنی تھی تو اسٹریٹ لائٹ سے آرہی تھی۔ ٹیرس کے پاس گرلین کور کے ساتھ بانیتا کور کھڑی تھیں۔ وہ ان کے پاس چلا گیا۔ اسے دیکھتے ہی بانیتا کور نے کہا۔

''جسپال، ہم ایک بہت بڑی مصیبت میں پھنس جانے والے ہیں۔''

''رَبّ خیر کرے، ایسی کیا بات ہوگئی۔'' جسپال نے کافی حد تک سکون سے کہا تو وہ بولی۔۔

''اپنی رونیت کور کا پرانا عشق جاگ گیا ہے۔''

''اس میں برائی کیا ہے اور اس کا ہماری مصیبت سے کیا تعلق؟'' جسپال نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اسے سمجھانے والے لہجے میں بولی۔

''برائی عشق کرنے میں نہیں، لیکن جس سے وہ عشق کر رہی ہے، وہ مصیبت ہے۔''

''مجھے صاف بتاؤ، بات کیا ہے۔'' اس نے پوچھا تو گرلین کور نے ایک طویل سانس لیا پھر بولی۔

''رونیت کور کے ساتھ ایک لڑکا پڑھتا تھا، امیت سنگھ۔ اچھا تھا جیسے عام سے لڑکے ہوتے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ پروفیسر کے ساتھ رہا، پھر چھوڑ گیا۔ انہی دونوں رونیت اور اُمیت کا عشق زوروں پر تھا۔ اُمیت کے چلے جانے کے بعد تھوڑا عرصہ رونیت نے اسے یاد رکھا۔ پھر پہ در پہ مصیبتیں پڑنے لگیں۔ پچھلے کچھ عرصے سے اس کا دوبارہ اُمیت سے رابطہ ہوا۔ چند دن پہلے پتہ چلا کہ وہ ایک آرمی آفیسر ہے۔''

''اوہ۔! تو اس کا آرمی آفیسر ہونا ہی سب سے غلط بات ہے۔ رونیت تو ہمارے بارے میں سب جانتی ہے۔ اگر انہیں بھنک بھی مل گئی تو ہمارا سب کچھ ختم ہو کر رہ جائے گا۔'' جسپال نے تشویش سے کہا۔

''جسپال، یہ بھی ممکن ہے کہ اُمیت ''را'' کا ایجنٹ ہو اور اُسے رونیت کے پیچھے لگایا گیا ہو۔ کیونکہ اُمیت یہ جانتا ہے کہ رونیت کیا چیز ہے۔ ایسے ہی کسی شک کی بنا پر وہ اسے ٹٹول لینا چاہتا ہو؟'' بانیتا نے کہا۔

''یہ تو بہت بڑا مسئلہ بن گیا۔ رونیت تو سب کچھ جانتی ہے۔ اسے منع نہیں کر سکتے، اُمیت کو ختم کرتے ہیں تو بھی معاملہ خراب ہو جائے گا۔ اس کا کیا حل ہوگا؟'' جسپال ایک دم سے پریشان ہو گیا۔ پھر گرلین کور کی طرف دیکھ کر بولا۔

''کیا تمہیں شک ہے کہ اُمیت کوئی ایسا ویسا بندہ ہو سکتا ہے؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ یہ تو اس کے بارے میں جانکاری حاصل کی جائے تو پتہ چلے۔''

''اس کے بارے میں تم سے بات تو کرنی ہوگی؟'' جسپال نے پوچھا۔

''نہیں، چند دن پہلے مجھے تھوڑا بہت بتایا تھا، وہی جو میں نے تم سب کو بتا دیا، اس کے علاوہ نہ اس نے بات کی اور نہ ہی میں پوچھا۔'' گرلین نے جواب دیا۔

''دیکھو۔! رونیت ہماری بہترین ساتھی ہے، ہم اسے ضائع نہیں کر سکتے اور نہ ہی اتنے ظالم ہیں کہ اسے ختم کرنے کا سوچیں۔ اس مسئلے کو بہت سکون سے حل کرنا ہوگا۔ اب کہاں ہے وہ؟''

''وہ آدھی سے زیادہ بوتل پی کر بالکل بے ہوش پڑی ہے۔ اسے پتہ ہی نہیں وہ کہاں ہے۔'' گرلین

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

نے بتایا تو جسپال نے سمجھایا

”دیکھو، ہماری بقا اسی میں ہے کہ وہ اب اُمیت سے رابطہ نہ کرے۔ اسے صبح ہوش میں آنے دو، میں اس سے بات کروں گا، تب تک فون، کمپیوٹر یا کوئی بھی رابطہ کرنے والی شے اس کے پاس نہ ہو، گر لین تم نے اس کا خاص خیال رکھنا ہے۔“

”ٹھیک ہے، میں اس کے پاس ہی ہوں۔“ اس نے بات سمجھتے ہوئے کہا۔ پھر اسی موضوع پر وہ باتیں کرتے چلے گئے۔

☆......☆......☆

صبح کی تازہ کرنیں لاہور پر پھیل چکی تھیں۔ روشن لاہور میں زندگی رواں دواں تھی۔ ایسے میں لاہور ائر پورٹ پر کافی گہما گہمی تھی۔ چوہدری اشفاق نے بھی سیاہ فور وہیل ایئر پورٹ کے سامنے لگا دی۔ اس کے ساتھ جنید تھا۔ چوہدری اشفاق رات ہی لاہور پہنچ گیا تھا۔ اب وہ دونوں تانی کو لینے وہاں پر تھے۔ فلائیٹ آ چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایئر پورٹ کے مراحل کے بعد باہر نکلنے والی تھی۔ وہ مسافروں کے باہر آنے والے راستے پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ تانی باہر آ گئی۔ اس نے اپنا وہی مخصوص عبایہ پہنا ہوا تھا۔ وہ جنید سے ملی، پھر چوہدری اشفاق سے ملتے ہوئے ذرا سا جھجکی، جنید اس سے باتیں کرنے لگا، جبکہ چوہدری اشفاق نے اس کا مختصر سا سامان لیا اور وہ ایئر پورٹ سے باہر آ گئے۔ پھر اگلے چند منٹ میں وہ چل دیئے۔

ایئر پورٹ کی حدود سے باہر آ کر وہ بائی پاس پر تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اگرچہ فون پر روزانہ ہی رابطہ رہتا تھا لیکن تانی پھر بھی نور نگر میں موجود ہر ایک کے بارے میں پوچھ رہی تھی اور چوہدری اشفاق بتاتا چلا جا رہا تھا۔ انہیں لاہور میں رکنا نہیں تھا، سیدھے نور نگر ہی آنا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ لاہور کے مضافات میں آ گئے۔

ایسے میں اچانک ان کے ساتھ ایک فور وہیل جیپ چڑھی، اور آگے نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک دوسری جیپ ان کے برابر چڑھ گئی۔ جنید ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا۔ اسے اپنے گرد خطرے کا احساس ہو گیا۔ تانی اور چوہدری اشفاق بھی تاڑ گئے کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔ تبھی تانی نے پوچھا۔

”جنید۔! کوئی ہتھیار ہے۔“

”تمہاری سیٹ کے نیچے پسٹل اور میگزین پڑے ہیں، چوہدری اشفاق کو بھی دے دو۔“

”میرے پاس ہے۔“ اس نے جواب دیا پھر باہر کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔

”کون ہو سکتے ہیں؟“

”کوئی بھی ہوں، اگر ہمیں کچھ کہا تو معاف نہیں کرنا۔“ جنید نے کہا اور توجہ ڈرائیونگ پر لگا دی۔ اس کے پیچھے بھی ویسی ہی ایک سیاہ فور وہیل جیپ آ گئی تو صورت حال خاصی خطرناک ہو گئی تھی۔ انہیں یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ان تین گاڑیوں میں لوگ کتنے ہو سکتے ہیں۔ تانی نے پسٹل اپنے ہاتھ میں کر لیا اور میگزین سنبھال لیے۔ ایسے ہی وقت میں جنید کا فون مجھے ملا۔ اس نے صورت حال بتائی تو میں نے اس سے کہا۔

”فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے ان کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ مجھے احساس تھا کہ ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔ تم نے ان سے الجھنا نہیں۔“

”یہ کیسے ہو گا، ان کی ایک گاڑی میرے آگے ہے، ایک پیچھے اور ایک بالکل برابر چڑھی ہوئی ہے۔“ جنید نے مزید وضاحت کی

”پھر تم ایسے کرو، راستے میں ڈھابے ہوٹل، یا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

فلنگ اسٹیشن، جو بھی ہو اس پر رک جاؤ، ایک دم سے نکلو ان کے درمیان سے۔'' میں نے اسے سمجھایا۔

''میں سمجھ گیا۔'' اس نے کہا۔

اس نے فون آن ہی رکھا لیکن اس کے ساتھ ہی اچانک اس نے کٹ مارا اور ایک ڈھابے ہوٹل کی جانب مڑ گیا۔ پچھلی جیپ کے ٹائر چرچرائے، اگلی کافی آگے نکل گئی، برابر والی ایک دم سے ڈول گئی۔ ڈھابے ہوٹل پر رکتے ہی جنید نے اپنا پسٹل نکال لیا، تانی نے بھی سیفٹی کیچ ہٹا دیا۔ وہ تینوں الرٹ ہو گئے۔

چند لمحے ہی گزر رہے تھے کہ وہ تینوں فور وہیل ان کے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔ اب ایک طرح سے اعصاب کی جنگ شروع ہو گئی تھی۔ کون کیا کرتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لیے وہ رکے ہوئے تھے۔ تین سے چار منٹ تک وہ یونہی آمنے سامنے ڈٹے رہے۔ تبھی ان تینوں فور وہیل سے دو دو بندے نکلے۔ ان سب نے جینز اور شرٹ پہنی ہوئی تھیں۔ سبھی پچیس سے تیس برس کے درمیان کے تھے۔ وہ شکل ہی سے جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تھوڑا فاصلہ چھوڑ کر پھیل گئے اور ان کی طرف بڑھے۔ ان میں سے دو بالکل سامنے آ گئے۔ وہ جنید کی فور وہیل سے چند قدم کے فاصلے پر تھے۔ ان میں سے ایک نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جنید کو پسٹل کی نال کے اشارے سے نیچے اترنے کو کہا۔ یہ بات مجھے جنید نے بتا دی۔

''اترنا نہیں، وہ تمہارے قریب آئے گا۔'' میں نے اسے سمجھایا

وہ چھ لوگ تھے اور آہستہ آہستہ گھیرا تنگ کرتے چلے جا رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک ایک بندہ مزید اتر آیا۔ بلاشبہ وہ تینوں ان کے کور پر تھے۔ انہی لمحات میں اچانک ہی وہاں پر ایسی ہی چھ فور وہیل ایک دم سے آن رکیں۔ جیسے ان گاڑیوں کے بریک لگے، ان میں سے کئی لوگ مختلف ہتھیار لے کر باہر نکلتے چلے۔ یہ ان لوگوں کے لیے اچانک افتاد تھی۔ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ سمجھتے، انہوں نے لمحوں میں ان سب کو گھیر لیا۔ انہی میں سے ایک نے ان سے کہا۔

''اوئے، تم جو کوئی بھی ہو، اپنے ہاتھ سر پر رکھ کر زمین پر لیٹ جاؤ۔''

''کون ہو تم لوگ اور یوں ......'' ان میں سے ایک نے کہنا چاہا تو کہنے والے نے پسٹل سیدھا کیا اور فائر اس کے گھٹنے پر دے مارا۔ دلدوز چیخ کی آوز فضا میں بکھری تو اس کے ساتھ ہی باقیوں نے بھی یہی کیا۔ وہ لوگوں جنہوں نے جنید کو گھیرا ہوا تھا سبھی فوراً زمین پر لیٹ گئے۔ انہیں یہ اندازہ ہو گیا تھا وہ مارنا نہیں چاہتے لیکن اگر ان کی بات نہ مانی گئی تو یہ مارنے سے دریغ بھی نہیں کریں گے۔ اگلے چند لمحوں میں وہ ان تک جا پہنچے۔ تین سے چار منٹ انہیں باندھنے میں لگے۔ وہ سارے باندھ لیے گئے تو جنید گاڑی سے نیچے اتر آیا۔ اترتے ہوئے اس نے مجھ سے سوال کیا

''کون لوگ ہیں یہ اور......''

''ان میں سے دو طارق نذیر کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں اور باقی اپنے قبیلے کے لوگ ہیں۔ اب پتہ کرو، حملہ آور کون ہیں۔''

''کرتا ہوں پتہ؟'' یہ کہتا ہوا وہ اس تک جا پہنچا، جس نے جنید کو گاڑی سے اترنے کے لیے پسٹل کا اشارہ کیا تھا۔ وہ اس کے سر پر جا کھڑا ہوا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر غصے میں پوچھا۔

''کون ہو تم لوگ، اور کس بے غیرت نے بھیجا ہے؟''

''ہمیں شک پڑا تھا کہ تم لوگ کوئی غیر قانونی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

کام کر رہے ہو، اس لیے بس چیک کرنا تھا۔'' اس نے کہا۔

'' کیا تم پولیس والے ہو؟'' جنید نے پوچھا۔

'' میرا تعلق خفیہ سے ہے۔'' اس نے اعتماد سے کہا۔

'' اور یہ جو تمہارے مامے آئے ہیں، یہ خفیہ والے ہیں، جلدی بکو، ورنہ تیری لاش بھی بولے گی۔'' جنید نے اسے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔ وہ خاموش رہا تھا۔ تو کئی ساری ٹھوکریں اسے پڑ گئیں۔ طارق نذیر کے اہلکار نے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر مار کر کہا۔

'' اگلے چند سیکنڈ میں نہیں بولا نا تو مجھے تیری گاڑی کے پیچھے باندھ کر واپس لاہور لے جاؤں گا۔''

'' مم...... ملک حیات...... ملک حیات نے...... بھیجا ہے ہمیں۔ انہیں ان تک لے جانا تھا۔'' وہ تیزی سے بولا۔

'' ملک حیات، ٹرانسپورٹر؟'' اہلکار نے پوچھا۔

'' جی وہی۔'' اس نے کراہتے ہوئے کہا۔

'' اوکے۔'' اس نے کہا اور طارق نذیر کو رپورٹ کرنے لگا۔ پھر جنید سے بولا۔

'' کچھ لوگ آپ کے ساتھ جائیں گے نور نگر تک، باقیوں کے ساتھ مجھے واپس لاہور جانا ہوگا، ان میں کافی زخمی ہیں، انہیں یہیں اسپتال میں......''

'' ٹھیک ہے۔'' یہ کہہ کر جنید واپس اپنی گاڑی میں چلا گیا۔ اس نے اسٹارٹ کھڑی گاری کو گیئر لگایا اور چل دیا۔ اس کے ساتھ دو گاڑیاں چل پڑیں۔ کافی آگے آ کر اس نے مجھ سے کہا۔

'' تانی سے بات کرو وہ بات کرنا چاہتی ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے فون تانی کو دے دیا۔

'' کیا مسئلہ تھا یہ؟'' اس نے پوچھا۔

'' وہی لندن والے معاملے کی ایکسٹینشن ہے۔'' میں نے کہا۔

'' کیسے، یہ تھا کیا؟'' اس نے پوچھا۔

'' مجھے ایویں شک تھا۔ کیونکہ اس نے چوبیس گھنٹے کی وارننگ دی تھی۔ ان چوبیس گھنٹوں میں صرف تم نے آنا تھا۔ اس دوران یہ بھی کل سے یہاں لاہور میں تھا۔''

'' تمہیں اس کی موونگ کے بارے میں پتہ ہے۔'' اس نے تیزی سے پوچھا۔

'' ہاں، پتہ ہے۔ اب تصدیق ہو گئی ہے۔ خیر یہاں آؤ گی تو تمہیں مزید پتہ چل جائے گا۔''

'' اوکے، وہیں بات ہوگی۔'' یہ کہہ کر اس نے فون جنید کو واپس کر دیا۔ میں نے جنید کو سمجھا کر اس سے رابطہ ختم کیا ہی تھا کہ اسی اجنبی کا فون آ گیا۔

'' مان گئے، ایویں ہی تمہارا نام ایوانوں اور جرم کی دنیا میں نہیں گونج رہا ہے۔'' وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

'' اب جان گئے تو دوبارہ میرے بارے میں سوچنا بھی مت، ورنہ تمہاری سوچیں ہی تمہیں مار دیں گی۔'' میں نے سکون سے کہا۔

'' نہیں، میں نے تجھے نہیں چھوڑنا، تجھے تو ختم کرنا ہے، یہی میرا ٹاسک ہے۔ بہت عرصے بعد کوئی ایسا دشمن ملا ہے، جس سے لڑنے کا مزہ آئے گا۔ اب تک تو میں صرف تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تم کیا کچھ کر سکتے ہو۔''

'' جب میری سمجھ آ جائے تو بتا دینا۔'' یہ کہہ کر میں نے فون بند کر دیا۔ اب مجھے اس وقت تک الرٹ رہنا تھا، جب تک وہ تینوں نور نگر تک نہ پہنچ جاتے۔

☆......☆......☆

جسپال کی ساری رات آنکھ نہیں لگی تھی۔ کچھ دیر پہلے جب نوتن اسے بلانے آئی تو وہ اونگھ رہا تھا۔ ان

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

تینوں نے ناشتہ کرلیا تھا۔ جبکہ رونیت ابھی تک سو رہی تھی۔ تقریباً گیارہ بجے جسپال کی آنکھ کھلی تب تک رونیت بھی جاگ گئی تھی۔ ان دونوں نے مل کر ناشتہ کیا۔ نوتن برتن سمیٹ گئی تو جسپال نے اس کی اجڑی اجڑی حالت کو دیکھا اور کہا۔

"رونیت ایک بات کہوں۔"

"بولو۔" اس نے سر جھکائے ہنکارے کے سے انداز میں کہا تو وہ بولا۔

"تم ایسا کرو، نہا کر خوب فریش ہو جاؤ۔ جو کل تم نے ڈریس خریدا تھا، وہ پہنو، پھر میں تمہیں بتاتا ہوں۔"

"کیا یہ ضروری ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں بہت ضروری۔" اس نے کہا تو وہ مزید کوئی بات کیے بغیر اٹھ گئی۔

اس وقت جسپال اپنے کمرے میں تھا جب وہ تیار ہو کر اس کے پاس آگئی۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جسپال بھی تیار تھا۔ اسے دیکھتے ہی اٹھ گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ راک گارڈن جا پہنچے۔ دن کے وقت اتنے زیادہ لوگ نہیں تھے۔ بہت کم خال خال لوگ تھے جو پھر رہے تھے یا پھر جوڑے پرسکون گوشوں میں راز و نیاز میں مشغول تھے۔ کچھ دیر سیر کے بعد رونیت نے کہا۔

"جسپال۔! آؤ بیٹھیں، تم نے جو مجھ سے بات کرنی ہے وہ کہو۔"

یہ کہہ کر وہ پتھروں سے بنی ایک کوٹھڑی کے دالان میں ستون کے ساتھ بیٹھ گئی۔ جسپال بھی اس کے قریب بیٹھ گیا پھر چند لمحے بعد پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ میں تمہیں کس مقصد کے لیے یہاں لے کر آیا ہوں۔"

"میں نے کل شراب بھی اسی لیے خریدی اور پھر پی بھی کہ تم لوگ مجھ سے بات تو کرو، میں تم لوگوں کو احساس تو دلاؤں کہ ہم کہاں بھاگے جا رہے ہیں، ایک چھت کے نیچے ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے احساس سے عاری ہیں۔" وہ دردمند لہجے میں بولی۔

"رونیت، تم کھل کر کہو، کیا کہنا چاہتی ہو، تم مجھے اپنا بہترین دوست پاؤ گی۔" جسپال نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں سے جانے دیا جائے۔" اس نے دور خلاؤں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں؟" جسپال نے پوچھا۔

"کہیں بھی، جہاں کوئی مجھے تلاش نہ کر سکے اور یہی بات میں نے کل تمہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی، تم نہیں سمجھے، پھر میرے ذہن میں یہی بات آئی میں کچھ ایسا کروں جس سے کم از کم تم لوگ مجھے توجہ تو دو، میں نے شراب لی اور......"

"ایسا کیا ہو گیا ہے رونیت؟" اس نے پوچھا۔

"یہ میری غلطی تھی کہ میں نے اُمیت کو ریسپانس کیا۔ تم شاید اُمیت کو نہیں جانتے ہو۔ وہ میرا کلاس فیلو ہونے کے ساتھ ساتھ میرا بہترین دوست بھی تھا۔ میں اس سے محبت کرنے لگی۔ ہمارے درمیان شادی کے وعدے بھی ہوئے لیکن وہ اچانک غائب ہو گیا۔ مجھے بڑا دکھ ہوا میں ایک کرب کے دور سے گذری۔ ایک عرصے بعد جب میں یہاں آئی ہوں تو مجھے پتہ چلا کہ وہ مجھے تلاش کرتا پھر رہا ہے۔"

"یہ تمہیں کیسے پتہ چلا؟" جسپال نے پوچھا۔

"میں نے ایک دو لوگوں سے رابطے کیے، جو یہاں میرے دوست ہیں۔ ان سے پتہ چلا اور میں اُمیت سے ملی۔" رونیت نے بڑے اعتماد سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

''تو پھر؟'' اس نے سکون سے پوچھا، جبکہ اس کے اندر بہت سارے سوال ابل پڑے تھے۔

''اس نے اپنے بارے میں بتایا کہ فوج میں چلا گیا ہے۔ خصوصی اسکواڈ میں ہے۔ وہ ایک شاندار زندگی گذار رہا ہے اور مجھے وہ اب بھی چاہتا ہے۔ اسی لیے اب تک اس نے شادی نہیں کی ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ سسک پڑی، پھر خود پر قابو پا کر بولی۔

''میں اس سے دوبار مل چکی، وہ مجھے اپنانا چاہتا ہے۔''

''پھر تمہارا کیا فیصلہ ہے؟'' جسپال نے تحمل سے پوچھا۔

''تم بتاؤ جسپال کیا میں اس سے شادی کر سکتی ہوں؟'' اس نے بڑے اعتماد سے کہا۔

''میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، یہ تو تمہارا اور اس کا فیصلہ ہے، جس سے میں ابھی تک ملا نہیں اسے دیکھا تک نہیں، میں اس کے بارے میں اپنی رائے کیا دے سکتا ہوں۔'' جسپال نے کہا تو وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔

''ذرا سوچ کے بتاؤ۔''

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ اس کے سیل فون پر ایک پیغام آ گیا۔ اس نے پڑھا تو ایک دم سے پریشان ہو گیا۔ وہ بے چین ہوتا ہوا بولا۔

''ٹھیک ہے سوچتے ہیں۔ آؤ، پہلے تھوڑا کچھ کھا پی لیں۔'' جسپال نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ بھی اٹھ گئی وہ دونوں چلنے لگے۔ کچھ ہی فاصلے پر ایک ہٹ سی بنی ہوئی تھی، جسپال اور رونیت وہاں جا پہنچے۔

''کیا پسند کرو گے؟'' رونیت نے پوچھا۔

''جو تمہارا دل چاہے۔'' جسپال نے کہا اور چہل قدمی کے سے انداز میں ذرا فاصلے پر جا کر بانیتا کور کو فون ملانے لگا، جلد ہی اس نے کال پک کر لی۔

''ہاں بولو جسپال۔''

''ایک لمحہ ضائع کیے بغیر یہاں سے سب کو لے کر نکل جاؤ۔ خاص طور پر لیپ ٹاپ اور اس سے متعلق کوئی شے بھی نہیں چھوڑنا۔ رونیت کا فون کہاں ہے؟'' اس نے تیزی سے پوچھا۔

''اسی کے پاس ہے؟'' بانیتا نے کہا۔

''فوراً نکلو۔'' جسپال نے کہا۔

''او کے۔'' اس نے کوئی تفصیل پوچھے بنا کہا اور فون بند کر دیا۔ رونیت کور تب تک آ چکی تھی۔

''کچھ سوچا تم نے جسپال؟'' وہ اسے کولڈ ڈرنک دیتے ہوئے بولی۔

''میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔''

''آنا بھی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے ذہن میں بھی اب تک کچھ نہیں آیا ہے۔'' وہ ہنستے ہوئے بولی تو جسپال نے اس سے دوٹوک بات کرنے کی ٹھان لی

''رونیت۔! تم انجانے میں ایک زہریلے ناگ کو اپنے ہاتھ میں لے بیٹھی ہو۔ وہ تم سے کبھی بھی شادی نہیں کرے گا، بلکہ وہ تمہیں اپنا سورس بنا کر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف جانے والا ہے۔ وہ ''را'' کا ایجنٹ ہے۔'' جسپال نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

''مجھے بھی پتہ ہے۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اس کی شادی ہو چکی ہے۔ بچے نہیں ہیں ابھی۔ اس نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔'' وہ اطمینان سے بولی۔

''کیا؟'' اس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں، مجھے پتہ چل گیا تھا۔ دکھ اس بات کا ہوا کہ میرا ہی محبوب مجھے ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے میں یہاں سے چلے جانا چاہتی ہوں۔ دور ایسی جگہ جہاں مجھے کوئی بھی تلاش نہ کر سکے۔''

''تم جذباتی طور پر اس قدر کمزور ہو سکتی ہو،

www.Paksociety.com
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ تمہیں پتہ ہے وہ کتنا نقصان کر سکتے ہیں ہمارا۔ ہم سب کو مار سکتے ہیں۔ وہ بھی سسکا سسکا کر، تم جانتی ہو کہ تم نے کیا کیا؟''

''تم نہیں سمجھ سکو گے جسپال۔'' اس نے دور خلا میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب اور کیا سمجھنا ہے رونیت؟'' وہ تلخ لہجے میں بولا۔

''چلو چلیں۔'' اس نے ایک دم سے کہا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشروب کی آدھی سے زیادہ بوتل ڈسٹ بن میں پھینک دی۔

انہیں لمحوں میں جسپال نے فیصلہ کر لیا کہ اس نے کیا کرنا ہے۔ جس وقت وہ پارکنگ سے نکل رہے تھے۔ تب اچانک رونیت کو رنے کہا۔

''جسپال، گاڑی روکو، اور میرا انتظار کرو، اگر مر گئی تو میری لاش اٹھانے کی کوشش بھی نہ کرنا اور اگر نکل سکی تو یہیں ملتے ہیں۔'' رونیت نے کہا اور سنی ان سنی کرتے ہوئے فوراً نیچے اتر گئی۔ جسپال چاہتا تو اسی وقت اسے گولی مار سکتا تھا۔ لیکن اس کی ہمت ہی نہیں پڑی کہ اپنی ایک ساتھی کو یونہی مار دے۔ عقل اسے کہہ رہی تھی کہ مار دے، ختم کر دے۔ لیکن دل کہہ رہا تھا کہ نہیں ابھی نہیں، مزید دیکھ لے۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ رونیت تیزی سے چلتی چلی جا رہی ہے۔ وہ سو میٹر سے بھی زیادہ سفر کر گئی۔ تبھی اس نے ایک نوجوان کے کاندھے پر جا کر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نوجوان نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر اُسے گلے لگا لیا۔ وہ دونوں ذرا سی دیر وہیں کھڑے باتیں کرتے رہے، پھر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک بینچ پر آن بیٹھے۔ یہی وہ لمحہ تھا جب جسپال نے اپنے فیصلے پر عمل کرنے کا سوچ لیا۔ وہ آگے بڑھا اور ایسی جگہ تاکنے لگا، جہاں سے وہ ان دونوں کے سر کا نشانہ لے سکے۔ وہ انہیں باتیں کرنے کا کم سے کم وقت دے سکے۔

اس وقت جسپال نے اپنے ارد گرد دیکھا۔ وہاں سے بھاگنے کا راستہ منتخب کیا۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کتنے وقت میں اپنی گاڑی تک پہنچ سکتا ہے۔ اس اطمینان کے بعد اس نے پسٹل نکالا ہی تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ رونیت نے اپنا پسٹل نکال کے اس کے سر پر رکھا ہوا تھا اور اگلے ہی لمحے اس نے ٹرائیگر دبا دیا۔ ایک دھما کا ہوا۔ رونیت نے ادھر ادھر دیکھا اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ انہیں لمحات میں دو بندے رونیت کی طرف لپکے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اُمیت کے ساتھ تھے۔ جسپال نے ان کا نشانہ لیا اور یکے بعد دیگرے فائر کر دیا۔ رونیت گاڑی کی طرف جا رہی تھی۔ جسپال بھی سرعت کے ساتھ وہاں تک پہنچا۔ اگلے دو منٹ میں وہ وہاں سے بھاگ چکے تھے۔ رونیت نے اپنا سیل فون وہیں پھینک دیا تھا۔

جسپال نے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی بات کرنے کا وقت تھا۔ وہ وہاں سے کافی آگے نکل آئے تو ایک جگہ گاڑی کھڑی کی اور پیدل چل پڑے۔ ذرا سا آگے جا کر انہوں نے آٹو رکشہ لیا اور اسے اسٹیشن کی طرف جانے کا کہہ دیا۔ اسٹیشن کے قریب جا کر وہ رکشے سے اُتر گئے۔ وہاں پہنچ کر جسپال نے بانیتا کو فون کیا۔

''کہاں ہو؟''

''پتہ نہیں یہ کون سی جگہ ہے، ہم کار میں ہیں اور بس چلتے چلے جا رہے ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔

''وہاں سے......'' اس نے کہنا چاہا تو وہ تیزی سے بولی۔

''پتہ نہیں وہاں کیا ہوا ہوگا، ہم تو نکل آئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہیں۔''

''اوکے ملتے ہیں۔'' جسپال نے کہا اور جگتار سنگھ کو فون ملانے لگا۔ جسپال اپنے ساتھیوں کے بارے میں بہت کچھ سوچ رہا تھا۔ صرف ایک رونیت کور کے رویے نے پورے نیٹ ورک کو داؤ پر لگا دیا تھا۔

☆......☆......☆

سہ پہر ڈھل رہی تھی جب تانی، جنید اور چوہدری اشفاق نور نگر پہنچ گئے۔ جیسے ہی وہ لوگ نور نگر کے علاقے میں پہنچے، ان کے ساتھ سیکورٹی کے طور پر آنے والے لوگ وہیں سے واپس پلٹ گئے۔ انہیں بہت کہا گیا کہ وہ نور نگر تک آئیں لیکن انہوں نے آنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں حکم ہی یہی ہے۔ تانی کے آنے سے یوں لگا جیسے حویلی میں رونق آگئی ہے۔ وہ جتنے بھی اس کے شاگرد تھے، سبھی وہاں موجود تھے۔ ان میں بیشتر لڑکیاں تھیں۔ میں ان سب کو دیکھ رہا تھا۔ اماں نے ان سب کو کھانے تک وہیں روکے رکھا اور جب شام ڈھلی تو وہ تب گئے۔

رات کے کھانے پر سب اکٹھے تھے۔ میں سب کو کھانے کی میز پر دیکھ رہا تھا تو میرے جذبات بڑے عجیب سے ہو رہے تھے۔ ایک وقت تھا، جب میں اور میری ماں تھے۔ ہمیں نور پور سے آگے کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک غریب ماں کے بیٹے کو اس کی وہی حیثیت دی جاتی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ میری نشانہ بازی کی شہرت کے ساتھ لوگ مجھے پوچھنے لگے تھے۔ سوال یہ ہے کہ میری نہیں میری نشانہ بازی کی اہمیت تھی۔ آج یہ بھرا ہوا میز، جس پر اتنے لوگ تھے۔ بلاشبہ یہ سب لوگ مجھ پر جان وار دینے والے تھے، یہ سب کیسے ہوا؟

''ارے بھائی کہاں کھوئے ہوئے ہو؟'' اروند سنگھ میرے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

''کہیں نہیں، بس یونہی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

''میں سمجھا شاید آپ بھی عشق نادان کی کرشمہ سازی پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔''

''اوئے اروند۔! لگتا ہے تو یہاں نور نگر آ کر کچھ زیادہ ہی شرارتی ہو گیا ہے۔ اصل بات بول کیا کہہ رہا ہے۔'' جنید نے خوشگوار لہجے میں کہا تو اس نے رونیت کی ساری بات بتا دی۔ اگرچہ اس نے یہ سب مذاق میں کہا تھا لیکن میں چونک گیا۔ اتنا بڑا نیٹ ورک رونیت کور کے پاگل پن کی بھینٹ چڑھنے والا تھا۔ اب اسے سنجیدگی سے دیکھنا اور اسے سنبھالنا بہت ضروری ہو گیا تھا۔

''اب کہاں ہیں وہ؟'' میں نے پوچھا۔

''چندی گڑھ ہی میں کہیں ہیں۔ ابھی ان سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے فون بھی ضائع کر دیئے ہیں۔'' اروند نے اس بار سنجیدگی سے بتایا۔

''یار، اس کا کوئی حل کرنا پڑے گا۔'' میں نے کہا۔

''کرنا تو پڑے گا اور وہ دونوں شمش الدین اور قمر الدین بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی یہاں لانا ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ وہ قانونی طور پر کہیں جائیں گے تو یہ ناممکن ہے۔'' اس نے اپنا خوف کہہ دیا۔ تبھی اماں نے کہا۔

''اس وقت صرف کھانا کھاؤ، بعد میں باتیں کرتے رہنا، رزق تم لوگوں کے سامنے ہے۔''

باتیں وہیں ٹھپ ہو گئیں اور ہم سب کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے بعد سبھی لاؤنج میں آ بیٹھے۔ مہوش اماں کے قریب ہو کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

''اماں جی۔! شادی آپ جب بھی رکھیں۔ ڈھولک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY
READING Section

www.Paksociety.com

آج ہی سے بجے گی۔ ڈھولک کا انتظام کیا جائے۔"
"یہ نہ ہو کہ اماں تجھے ہی بجانا شروع کر دیں، تمہاری تو سادہ آواز ہی ڈھول کی طرح لگتی ہے، روتے ہوئے تو مزید بری لگے گی۔" فہیم نے ہنستے ہوئے کہا تو ایک دم سے قہقہہ لگ گیا، تب اماں نے فہیم کو گھورتے ہوئے نرمی سے کہا۔
"نہ پتر۔! یہ بھی میری بیٹی ہے۔ ایسا نہیں کہتے۔"
"اس کا مطلب ہے آپ ہمیں اپنا بیٹا نہیں مانتی۔" فہیم نے مصنوعی بے چارگی سے کہا۔
"اب تیرے ایک دو لگ گئی نا تو پھر خود ہی کہے گا کہ ہاں اماں میں تیرا بیٹا ہی ہوں۔" اماں نے کہا تو مہوش تیزی سے بولی۔
"اماں۔! خدا کی قسم اس کے دو تین لگا دے، بہت ستاتا ہے۔"
"مجھے پتہ ہے تم دونوں کا ہی بندوبست کرنا پڑے گا۔" اماں نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا تو اروند ایک دم سے بول اٹھا
"یہ کی ہے نا اماں جی حق کی بات، میں تو کہتا ہوں، تائی کے ساتھ اس کا گھونٹ بھر دیں۔"
"لگتا تو ایسے ہی ہے۔" اماں نے کہا تو فہیم جلدی سے مہوش کی طرف دیکھ کر بولا۔
"اب بجاؤ ڈھولک۔"
اس پر مہوش شرما کر رہ گئی۔ ایک لفظ بھی نہیں بولی تو میں نے ماحول بدلنے کے لیے کہا۔
"اماں جو کرنا ہے، وہ بتاؤ۔ میں تو کہتا ہوں کل ہی یہ سب ہو جائے۔"
"نا، ایسے نہیں۔ مجھے سکون سے ان کی شادیاں کرنے دو۔"
"کیسے اور کب کرنا ہے وہ تو بتا دو؟" میں نے پوچھا۔
میں دو دن بعد بتاؤں گی۔" اماں نے کہا اور اٹھ گئی۔ ہم کافی دیر تک بیٹھے یونہی باتیں کرتے رہے۔ اس دوران سوہنی ہمارے لیے دو بار چائے بنا کر لے آئی تھی۔

اس رات کا دوسرا پہر ختم ہو گیا تھا۔ میں، جنید، اروند اور فہیم ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے شمش اور قمر کی باتیں کرتے رہے تھے۔ کافی دیر بحث کے بعد یہی نتیجہ نکلا کہ انہیں سرحد ہی پار کرانا پڑے گی۔ ورنہ وہ جس طرح بھی نکلے پکڑے جانے کا زیادہ امکان ہے۔
"تو پھر کہاں سے لائیں؟" میں نے کہا۔
"ہم یہاں بیٹھے جتنا مرضی سوچ لیں، کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں سرحد پار لوگوں پر ہی انحصار کرنا پڑے گا۔" جنید نے بہت سوچنے کے بعد ایک دم سے کہا۔
"یہ مجھ پر چھوڑ دیں۔" اروند نے کہا۔
"مان لیا کہ ہم تم پر چھوڑ دیں تو پھر کرو گے کیا؟" جنید نے پوچھا۔
"یار یہ جو جسپال نے نیٹ ورک بنا لیا ہے، یہ کام دے گا۔ انہیں دن تو لگ جائیں گے یہاں آتے ہوئے لیکن وہ پہنچ جائیں گے، فکر نہ کریں۔"
اس نے تسلی دی تو سب ہی اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے چل دیئے۔

☆......☆......☆

چندی گڑھ کے سیکٹر اٹھائیس میں ایک بڑا بنگلہ خالی تھا۔ جگتار سنگھ نے اپنے کاموں کے لیے ایسے کئی ٹھکانے بنا رکھے تھے۔ اس وقت جسپال سنگھ ایک ہال میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ نوتن کور، بانیتا کور، رونیت کور، سندیپ کور اور گرلین کور بیٹھی ہوئی تھیں۔ رونیت کور پوری تفصیل سے انہیں اپنی روداد سنا چکی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اُمیت سنگھ اس کی پہلی محبت تھا لیکن جب وہ دوبارہ ملا اور اس نے کئی پیغامات چھوڑے تو اسے تجسس ہوا کہ وہ کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے۔فون کالز، کمپیوٹر چاٹ اور دونوں ملاقاتوں میں اس کا یہی رویہ تھا کہ ان دنوں وہ کیا کر رہی ہے۔اسے جب یقین ہو گیا کہ وہ اس کی کھوج میں ہے تو رونیت نے اسے قتل کرنے کا پروگرام بنا لیا۔وہ سب کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر یہاں رہنا بھی نہیں چاہتی تھی۔کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ نگاہوں میں آ چکی ہے اس لیے دوستوں سے الگ ہو جانے میں ہی اس کے دوستوں کی سلامتی ہے۔روز گارڈن میں بھی وہ اُمیت ہی سے ملنے گئی تھی جو اسے نہیں ملا۔اس دن وہ اسے اس کے قتل کے ہی ارادے سے گئی تھی۔وہ کینیڈا چلے جانا چاہتی تھی۔اسی لیے وہ جسپال کو ذہنی طور پر تیار کر رہی تھی کہ وہ اسے جس طرح بھی چاہئے کینیڈا بھیج دے۔اچانک حالات بدل گئے اور راک گارڈن میں اُمیت کو قتل کرنا پڑا۔جسپال کا یہ شک غلط نکلا کہ وہ ان کے ٹھکانے تک پہنچ سکتے ہیں۔ایسا نہیں تھا۔رونیت کوئی پاگل یا لاابالی لڑکی نہیں تھی کہ اپنے بارے میں بتا دیتی۔مگر کہا کچھ بھی نہیں جا سکتا تھا۔چونکہ وہ اس کی کھوج میں تھے، ممکن ہے وہ ان کی لاعلمی میں ان کے ٹھکانے تک پہنچ جاتے۔اگرچہ ایسا کچھ نہ ہوا لیکن یہ واقعہ جو بھی تھا اور جیسے بھی پیش آیا، وہ اپنے ساتھ کئی سوال چھوڑ گیا تھا۔

جسپال سنگھ ساری رات سوچتا رہا۔اس وقت وہ ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔پورے پنجاب میں اس کا نیٹ ورک تھا۔اس کے تحت انہوں نے کارروائیاں بھی کر لی تھیں۔جس کے ردعمل کے طور "را" میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔اتنا بڑا نیٹ ورک، جسے بنانے میں برسوں لگے تھے، ایک ہی دن میں ختم ہو کر رہ جاتا۔جسپال نے سوچ لیا تھا کہ وہ رونیت کور کو اب کینیڈا بھجوا دے گا، وہ کیسے جا پائے گی، یہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔وہ بھارت میں محدود ہو گئی تھی۔

وہ اپنی سوچ سے چونکا اس وقت جب دروازے پر ہلکی سے دستک ہوئی۔اس کے ساتھ ہی رونیت کور اندر آ گئی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی ٹرے تھی، جس میں چائے کے دو مگ رکھے ہوئے تھے اور دائیں بغل میں کچھ کاغذ دبے ہوئے تھے۔اس نے آ کر ٹرے بیڈ پر رکھی، خود بیٹھ کر بغل میں دبے کاغذ نکال کر ایک طرف رکھے، پھر جسپال کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

"تم رات سے میرے بارے میں بہت کچھ سوچ رہے ہو گے؟"

"ہاں، تمہارے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" اس نے کسی تردد کے بغیر کہہ دیا۔

استاد کی تعظیم

- جن اقوام میں استاد کو احترام کا درجہ دیا جاتا ہے وہ اقوام عالم کی راہبری کرتی ہیں۔
- یہ مت دیکھو کہ کسی استاد کے پاس شاگردوں کی بھیڑ زیادہ ہے بلکہ یہ پرکھو اس کے کامیاب طالب علم کتنے ہیں۔
- استاد کی تعظیم معاشرتی ترقی کا زیور ہے۔
- اچھا استاد نعمت خداوندی ہے۔
- وہی استاد معتبر ہے جو اپنے طالب علموں سے تحمل مزاج رہے۔
- اچھا شاگرد اپنے استاد کی لازوال تصنیف ہوتا ہے۔

ارشد اظہر......پشاور

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

"میں جانتی ہوں، تم نے کیا کچھ نہیں سوچ لیا ہوگا، یہاں تک کہ مجھے ختم کر دینے کا بھی خیال آیا ہوگا اور میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ کیا سوچا جا سکتا ہے۔" اس نے گہری سنجیدگی سے یوں کہا جیسے وہ سب جانتی ہو، جسپال کی سوچوں تک سے واقف ہو۔

"ہاں، میں نے یہ بھی سوچا۔" جسپال سنگھ نے اعتراف کیا۔

"لیکن تم مجھے قتل نہیں کر پا رہے ہو، میں یہ بھی جانتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ لمحہ بھر کو خاموش رہی پھر بولی۔

"جانتے ہو ہماری پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟"

"ہاں، یاد ہے۔ وہ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ سکھنا جھیل کے پاس موجود گرودوارہ ساگر صاحب میں، ایک سیوک سنگھ نامی لڑکے نے ملوایا تھا۔" جسپال نے انتہائی سنجیدگی سے کہا، وہ چاہتا تھا کہ رونیت کور وہ کچھ کہے جو وہ کہنا چاہتی ہے۔

"بالکل، تم ٹھیک کہتے ہو۔ تب سے لے کے اب تک، میں نے سکھی کی کتنی سیوا کی ہے۔ یہ تم جانتے ہو۔ ہم سب اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اپنے، پتا سمان گرو، پروفیسر دیویندر سنگھ کو بھول جاؤں گی، ایک ایسے لڑکے کے لیے، جس نے پروفیسر دیویندر سنگھ کو قتل کیا تھا۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟" جسپال نے حیرت سے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ پچھلے دو سال سے میں اس قاتل کو تلاش کر رہی تھی، جس نے میرے پتا سمان گرو کو قتل کیا۔ یہ اُمیت سنگھ، اس وقت بھی آرمی میں تھا۔ اس نے پیار کا ناٹک مجھ سے کیا اور پھر موقعہ ملتے ہی اس نے پروفیسر کو مار دیا۔ ان دو برسوں میں مجھے یہی پتہ چلا۔ میں اس انتظار میں تھی کہ کب چندی گڑھ جانا ہوتا ہے۔ رب نے مجھے موقع دیا اور میں یہاں آ گئی اور میں نے اسے قتل کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔"

"ہمیں کیوں نہیں بتایا؟" جسپال نے کہا۔

"معاف کرنا جسپال، یہ فقط میرا انتقام تھا۔ میں تم لوگوں کو اس میں شامل کر کے تم لوگوں کو سامنے نہیں لانا چاہتی تھی۔ جسپال جتنی بھاری ذمہ داری اس وقت تم پر ہے، شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ میں تم لوگوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ جب میں دوبارہ اُمیت سے ملی ہوں تو مجھ پر ایک بڑا انکشاف ہوا ہے۔" رونیت نے بتایا۔

"کیسا انکشاف؟" جسپال نے پوچھا۔

"اُمیت 'را' کے اس شعبے میں آ گیا تھا، جہاں ایک ایسی فورس ترتیب دی جا رہی تھی، جو کمانڈوز سے بھی آگے کی تربیت ہے۔ اسے انہوں نے "سویٹ" کا نام دیا ہے۔ اسپیشل ویپن اینڈ ٹیکنکس کے نام سے۔ یہ ان میں سے ایک تھا۔ صرف میرا اُمیت کے سامنے آنے کا مطلب تھا کہ میں ہی ہوں، اکیلی۔ میرے ساتھ کوئی نہیں۔ وہ مجھے اپنی فورس کے لیے تیار کرنے لگا اور میں تیار ہو گئی۔ میرے جیسے ہیکرز کی انہیں بہت ضرورت ہے۔ میں نے اس کے کمپیوٹر سے جوڑ ڈیٹا لیا، اس سے مجھے کافی معلومات ملی ہیں۔ جس سے میں نے بہت کچھ تلاش کیا۔" یہ کہہ کر اس نے کاغذ اٹھا کر جسپال کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ دیکھو! یہ فورس اور اس کے بارے میں معلومات صرف پہلے صفحے پر ہیں، باقی جو صفحات ہیں، وہ آئندہ کیا کرنے والے ہیں۔"

جسپال نے وہ کاغذ پکڑ لیے۔ اس نے مگ اٹھایا اور چائے پینے لگا۔ وہ پڑھتا جا رہا تھا، اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلتی گئیں۔ سارے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

www.Paksociety.com

صفحات پڑھ کر بولا۔

"یار یہ تو ان کے وہ پلان ہیں، جس میں اس فورس نے را کی مدد کرنی ہے۔ یہ پلان تو بہت خطرناک ہیں؟ اس سے ہمارا سارا نیٹ ورک برباد ہو جائے گا۔"

"یہ مت سوچو، کہ تمہارا نیٹ ورک ان کی نگاہوں میں آنے والا نہیں ہے۔ انہیں بس یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ 'ویرتا' ہے کون؟ اس لیے بہت محتاط ہونا ہوگا، یا پھر ایسا کچھ کرنا ہوگا کہ ایک دم سے وہ یہ سب بھول جائیں۔" رونیت کور نے کہا۔

"کیا یہ جو سب تمہیں تھما دیا گیا ہے، کہیں یہ ہم لوگوں کو گمراہ کرنے ہی کے لیے نہ ہو؟ یہ درست ہے، اس کی کیا تصدیق ہے۔" جسپال نے کہا۔

"شک اس رپورٹ میں نہیں ہے جسپال، شک میری ذات میں ہے اور یہ شک میں بہت جلد دور کر دینے والی ہوں۔" اس نے گہرے لہجے میں کہا۔

"کیسے؟" جسپال نے تیزی سے پوچھا۔

"یہ وقت آنے پر بتا دوں گی۔" اس نے کہا اور اٹھ گئی۔ جسپال اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ بانیتا کور سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اسے رونیت پر شک پڑ گیا تھا کہ وہ کسی بھی وقت ان کے خلاف جا سکتی ہے۔

☆......☆......☆

حویلی میں پہلے دن سے ہی تائی اور چوہدری اشفاق کی شادی کی تیاریاں ہونے لگی تھیں۔ ہر فرد اس شادی میں دلچسپی لے رہا تھا۔ صبح ناشتے کے بعد ہی اسی موضوع پر باتیں کرنے لگے تھے۔ صرف ایک اروند سنگھ تھا، جو بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے ہی سے نہیں نکلا تھا۔ میں نے اس کی کمی محسوس کی تو اس کے پاس چلا گیا۔ وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین میں جیسے کھویا ہوا تھا۔ میری آمد پر چونکا۔ اس کے چہرے پر بہت حد تک پریشانی تھی۔

"کیا بات اروند، پریشان لگ رہے ہو؟" میں نے اس کے پاس ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"وہی رونیت کا رونا ہے، چندی گڑھ سے کوئی اچھی خبر نہیں آ رہی ہے۔" یہ کہہ کر اس نے جسپال اور رونیت کے بارے میں ساری بات بتا دی۔ جس پر میں چند لمحے سوچتا رہا، پھر کہا۔

"اروند! میرا دل نہیں مانتا کہ رونیت کسی طرح بھی ہمارے خلاف جا سکتی ہے۔"

"دل تو نہیں مانتا لیکن وہ اس معاملے میں بہت آگے تک جا چکی ہے۔ وہ ایسے ایسے انکشاف کر رہی ہے جو عام ہیکر کی بھی رسائی میں نہیں ہیں۔"

"مثلاً، کچھ مجھے بھی بتاؤ۔" میں نے کہا۔

"اس وقت چندی گڑھ میں فقط چھ 'سویٹ' ہیں۔ ان کے بارے میں ساری معلومات اس کے پاس ہے۔ چلو یہ تو مان لیا، لیکن ان کے پاس جو پلان ہیں، وہ اس قدر تفصیل سے ہیں کہ خفیہ ادارے بھی ایسی معلومات نہیں رکھتے ہیں۔ یہ بہت ہائی پروفائل میں ہوتے ہیں۔ انہیں میں جسپال کے نیٹ ورک کے بارے میں صرف اتنا ہے کہ کوئی ویرتا کے نام سے تنظیم بنا چکا ہے، کون ہے، یہ کیسے لوگ ہیں، اس بارے میں ابھی کچھ نہیں پتہ، ایک بات تو یہ ہے، دوسری ایک اہم بات یہ ہے کہ چند بڑے جرائم پیشہ بھی انہیں تلاش کر رہے ہیں تاکہ وہ ان کے ساتھ کوئی ڈیل کر سکیں۔ رونیت کا اس حد تک رسائی حاصل کر جانا غیر معمولی بات ہے۔ جسپال کو لگتا ہے کہ یہ ساری معلومات جعلی ہیں اور وہ ان سب کو پھنسانے کے لیے کر رہی ہے۔" اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا، اروند نے جلدی سے اسکرین پر دیکھا، پھر تیزی سے بولا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

"رونیت آن لائن ہے۔"

"اروند کیسے ہو؟" رونیت نے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں، یہ تمہارے بارے میں......"

اس نے کہنا چاہا تو وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

"وقت نہیں ہے فضول بات کے لیے، میں تمہیں لنک دے رہی ہوں، فوری طور پر وہاں سے جتنا ڈیٹا ہے نکال لو، میں اب شاید آن لائن نہ ہو سکوں۔ لیکن دھیان رکھنا۔ اس ڈیٹا سے سب سمجھ جاؤ گے۔" یہ کہہ کر وہ آف لائن ہو گئی۔ اگلے آدھے منٹ میں اس نے لنک دے دیا۔ اروند بری طرح مصروف ہو گیا، تقریباً دس منٹ بعد اروند کے چہرے پر بشاشت پھیل گئی۔ وہ زور سے بولا۔

"اوہ واہ اوئے رونیت واہ۔" پھر میری جانب دیکھ کر بولا۔

"بہت بڑا کام ڈال دیا اس نے، وہ چھ کے چھ سویٹ تین مختلف جگہوں پر پہنچا دیئے ہیں، اور ان کے پیچھے جرائم پیشہ لگ گئے ہیں اور ان کا تعاقب شہر میں موجود مختلف فورسز کر رہی ہیں۔"

"یہ کیا کھیل ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔" میں نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سارا کھیل غلط انفارمیشن کا ہے۔ اس نے پہلے سویٹ کو یہ پیغام دیا کہ تین مختلف جگہیں ہیں جن میں سے صرف ایک جگہ ایسی ہے جہاں اسلحہ کی ڈیل ہونے والی ہے۔ وہاں صرف خطرناک ہتھیار دکھایا جائے گا اور ڈن ہوگا۔ جرائم پیشہ کو ان سویٹ کے پیچھے لگا دیا اور ان کے پلان کے بارے میں فورسز کو آگاہ کر دیا۔ اب دیکھیں وہ سب سمجھتے ہیں یا اس کھیل میں استعمال ہو جاتے ہیں۔" اس نے اسکرین پر دیکھتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلے گا یہ نتیجہ کیا ہوا؟" میں نے پوچھا تو وہ بولا۔

"فورسز کی ہر ٹیم کو یہ ہدایت ہے کہ جیسے ہی مجرموں کو پکڑ لیا جائے فوراً رپورٹ کریں اور یہ سب مجھ تک اور رونیت تک آ رہا ہوگا، اب جو بھی ہدایت دینی ہے، ہم نے ہی دینی ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے شروع ہو جاؤ۔" یہ کہتے ہوئے میں اس کے ساتھ بیڈ پر آ گیا۔ اروند نے رونیت کو بتا دیا کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ تب اس نے پیغام دیا کہ جسپال کو فون کر کے کہہ دیں کہ دو گھنٹے تک مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔"

میں نے جسپال کو کال ملا دی۔

"وہ اپنے کمرے میں بند ہے نجانے کیا کر رہی ہے، ہمیں اس کے بارے میں بہت پریشانی ہے۔" جسپال نے فوری طور پر کہا۔

"فی الحال تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میں دیکھ رہا ہوں، دو گھنٹے تک اسے ڈسٹرب نہیں کرنا، بعد میں بات کرتے ہیں۔" میں نے اسے کہا تو اس نے تفصیل جاننا چاہی۔ میں نے اسے مطمئن کر کے فون بند کر دیا۔

ہم کچھ دیر انتظار کرتے رہے۔ کوئی پون گھنٹے بعد ایک طرف سے اطلاع آ گئی۔ سیکٹر چھتیس کے ایک ریستوران میں دو سویٹ موجود تھے۔ وہاں آنا تو کسی نے نہیں تھا۔ ان کے بیٹھتے ہی ان کی قریبی میز سے دو جرائم پیشہ اٹھے اور انہوں نے دونوں سویٹ پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ سویٹ کوئی تفریح کے لیے وہاں نہیں آئے تھے، انہوں نے بھی جوابی فائرنگ شروع کر دی۔ وہ تربیت یافتہ تھے اور انہوں نے بلٹ پروف جیکٹ پہنی ہوئی تھی، اس لیے ان میں اعتماد تھا۔ لمحوں میں انہوں نے ان دونوں کو ختم کر دیا۔ پھر انہیں خبر نہ ہوئی کہ کس کس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

عبرت ناک

نانی جان اور امی جان کی وفات کے بعد ہمارے ماموں نے ابو کو میری والدہ کے حق اور جائیداد سے فارغ کر دیا اور ماموں نے میری ماں کا شرعی حق جو حق وراثت کہلاتا ہے وہ غبن کر لیا اگر زمین کو لیا جائے تو اس وقت لاہور جیسے شہر میں ہمارے ننھیال کی زمین کی قیمت بھی تیس سے پینتیس کروڑ کی جائیداد تھی جس میں ہمارا حق بھی بنتا تھا صرف لڑائی جھگڑے سے بچنے کی خاطر ابو نے چپ سادھ لی۔

میرے والد اور والدہ دونوں ہی نوکری تھے۔ والد صاحب واپڈا میں ملازم تھے اور امی مڈل اسکول کی ہیڈ مسٹریس تھیں لاہور میں رہنا ہوتا تھا کیونکہ ہمارا ننھیال اور باقی پورا خاندان یہیں رہتا تھا۔ والد صاحب کی ٹرانسفر لیہ ہوگئی اور ہم لوگ لاہور سے لیہ شفٹ ہو گئے۔ دو تین سال کے بعد والد صاحب کی ٹرانسفر پھر تونسہ بیراج ہوگئی اب ہماری نانی اکثر بیمار رہنے لگیں اور 1995ء میں ان کا انتقال ہوگیا ہماری نانی بڑی مذہبی اور نیک خاتون تھیں نانا کا انتقال بہت پہلے ہو چکا تھا ہمارے ننھیال والے خاصے صاحب جائیداد تھے اور ہر لحاظ سے اللہ کا فضل و کرم تھا مگر وراثت کے حقوق کو نظر انداز کر جانے لگے تھے۔

اب ماموں نے اس کروڑوں کی جائیداد ہتھیانے کے لیے والد صاحب سے زبردستی دستخط کرا لیے تو پھر اچانک ان کے ہاں زوال کا خوفناک جانور آ گھا جس دن ماموں نے ابو سے زبردستی دستخط کرائے تھے اطلاع ملی ان کو کہ ان کی ایک بیٹی گھر آ بیٹھی ہے اور اسے طلاق ہوگئی ہے۔ ممانی صاحبہ کو چھاتی کا کینسر ہوگیا تھا آپریشن کے لیے تگ و دو کر رہے تھے ماموں صاحب کو بواسیر کا مرض لاحق ہوگیا اور آپریشن بھی کرا لیا۔ مگر آپریشن ٹھیک طرح سے نہ کیا گیا تھا زخم زبردست پک گیا آخر چند روز سخت بخار میں مبتلا رہ کر وفات پا گئے۔ اس کے بعد ماموں کے نزدیک کے دوست جو تھے انہوں نے پٹواری اور بڑے سرکاری لوگوں سے مل کر کئی کروڑ کی جائیداد اپنے نام کرا لی اور ان پر کوئی دعویٰ کرنے والا نہ تھا۔ اب ممانی صاحبہ بھی بیمار رہنا شروع ہوگئیں اور بستر سے جا لگیں بہت تکلیف میں کئی ماہ گزار کر آخر کار اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

ان لوگوں کے فوت ہونے پر باہر ہمارے دو ماموں رہتے ہیں دونوں ہی تعزیت کے لیے آئے مگر انہوں نے بھی وراثت کا حق دینے کا ایک لفظ بھی نہ کہا اور پھر آج تک دونوں نے فون پر ہی کبھی بھی ہمارا حال تک نہ پوچھا آخر میں یہی کہوں گا کہ اللہ سب پر رحم کرے بیماریوں، تکلیفوں اور رنج سے دور رکھے اور ان بڑوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ کیونکہ میں نے اچھے خاصے پڑھے لکھے ہوں یا نیک لوگ ہوں، عبادت گزار ہوں، ان کو بھی جائیداد کا حصہ دینا لڑکیاں کو خاص طور پر وراثت سے حصہ دینا کبھی نہ دیکھا تھا اور اب بھی ہم عذاب الٰہی کو نہیں سمجھ پا رہے ہیں۔

میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ماموں نے اپنی بہن کا حق زبردستی چھینا تھا جس کی وجہ سے وہ خود بھی اور پورا گھرانہ اجڑ گیا مگر نصیحت کون پکڑے؟

جاوید احمد صدیقی...... راولپنڈی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

طرف سے گولیاں برسنے لگی ہیں، اگلے دو منٹ میں ان کا منہ ہی اُڑ گیا۔ یہ فائرنگ ابھی ہو رہی تھی کہ پولیس کا خصوصی اسکواڈ وہاں آن پہنچا۔ اس میں زخمی تو کئی ہوئے لیکن بھگدڑ میں دو بندے مارے گئے۔

بالکل اسی وقت میں چندی گڑھ سے باہر جانے والی سڑک پر سیکٹر انچاس میں انڈسٹریل ایریا کے قریب دائیں جانب ایک فلنگ اسٹیشن تھا۔ دونوں سویٹ سڑک کے بائیں جانب کار میں انتظار کر رہے تھے۔ انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ ایک ماروتی آئے گی۔ اس میں سے ایک ادھیڑ عمر بندہ نکلے گا۔ جیسے ہی وہ کار کھڑی کر کے ٹک شاپ کی جانب جائے تو سمجھ لیں کہ اسی بندے سے ملنے وہاں پر اسلحہ ڈیلر آنے والے ہیں۔ یہی نشانی بتائی گئی تھی۔ وہ اسی انتظار میں تھے کہ کوئی ادھیڑ عمر ماروتی کار میں آئے گا۔ اچانک اس کے ساتھ دو بھاری گاڑیاں آ کر رکی۔ اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ سمجھتے، وہاں سے فائرنگ ہونے لگی۔ اچانک حملہ آوروں کی طرف سے دو ہینڈ گرنیڈ اچھالے گئے اور بھاری گاڑیاں چل دیں، وہ چند گز ہی بڑھی ہونگی کہ دو دھماکے ہوئے اور ماروتی اُڑ گئی۔ اچانک ان بھاری گاڑیوں کو پولیس اسکواڈ نے گھیر لیا۔ سڑک پر فائرنگ کا تبادلہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ گاڑی میں موجود چار لوگ مارے گئے تھے اور سویٹ ختم ہو گئے۔

ایسے ہی وقت میں چندی گڑھ کے سیکٹر ایک سو تیرہ ختم ہوتے ہی تھنڈر زون سے شمال کی جانب ذرا آگے دو سڑکوں کے درمیان کافی ساری جگہ تھی۔ وہیں ایک بڑا موڑ تھا، جس کے ساتھ کافی ساری کھلی جگہ تھی۔ وہاں ایک کونے میں چھوٹا سا چائے خانہ تھا۔ جس کے آگے اس پوری کھلی جگہ پر لوگ مختلف بینچوں پر جا بیٹھتے اور گپ شپ کے ساتھ چائے پیتے تھے۔ اسے ویرانہ تو نہیں کہا جا سکتا تھا لیکن وہ تھی ویرانے جیسی جگہ۔ لوگ ارد گرد کی بھاگتی گاڑیوں سے بے نیاز وہاں بیٹھے رہتے تھے۔ وہ دونوں سویٹ بھی اسی جگہ پر موجود چائے خانے سے دور ایک بینچ پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ جیسے ہی ایک اکیلے آدمی کے پاس کوئی بریف کیس لے کر آئے، دراصل وہی مجرم ہیں، انہیں زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے۔ انہیں انتظار کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ تبھی ایک نوجوان وہاں آیا اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ وہ دونوں سویٹ الرٹ ہو گئے۔ انہیں پتہ تھا کہ فورسز ان کے ارد گرد ہیں۔ وہ بڑے اطمینان سے آگے بڑھے اور ان میں ایک نے بریف کیس پر ہاتھ ڈال دیا، جبکہ دوسرے نے وہاں بیٹھے ہوئے شخص کی کنپٹی پر پسٹل کی نال رکھ دی۔ اسی لمحے نجانے زمین میں سے لوگ اُگ آئے تھے۔ انہوں نے سویٹ پر بے تحاشا فائرنگ شروع کر دی۔ ان کے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ سویٹ کے لیے راہ فرار نہیں تھی۔ وہ اتنے لوگوں کا مقابلہ نہیں کر پائے تھے، اگلے دو منٹ میں وہ وہیں ڈھیر ہو چکے تھے۔ حملہ آوروں کو جیسے ہی یقین ہوا کہ وہ مر گئے ہیں، وہ سب نکل پڑے۔ فورسز نے انہیں گھیر لیا، کچھ مر گئے، کچھ زخمی ہوئے اور باقی فرار ہو گئے۔

وہاں کی ساری رپورٹ اور تصویریں آنے لگیں۔ اروند انہیں محفوظ کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ لنک غائب ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ رونیت نے جو کام لینا تھا وہ لے لیا تھا۔

''یار یہ رونیت نے تو کمال کر دیا، اس کا دماغ ......'' وہ بے اختیار کہہ اٹھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اس نے جو کہا تھا کہ میں یہ ثابت کر دوں گی تو اس نے کر دیا۔" میں نے کہا۔

"بالکل، اس نے ثابت کیا۔" یہ لفظ ابھی اروند کے منہ ہی میں تھے کہ اس کے ساتھ ہی رونیت آن لائن ہو گئی۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں اس کے سامنے تھا۔ اس لیے مجھے ہی مخاطب کر کے بولی۔

"آپ نے ساری کارروائی سمجھ لی، جو بھی ہوا، اب اسے میں کیسے سمجھاتی ان سب کو۔ یہ سارا رسک پر تھا۔ ناکامی کی صورت میں تو یہ مجھے قتل کرنے کے درپے تھے۔"

"نہیں کوئی تمہیں قتل نہیں کر سکتا۔ صرف غلط فہمی ......" میں نے اسے کہا۔

"ہماری دنیا میں غلط فہمی ہی تو مار جاتی ہے۔ خیر میں اسی لیے یہاں سے کینیڈا جانا چاہتی تھی، وہیں پر رہ کر میں یہ سب کرنا چاہتی تھی۔ میرے یہاں ہونے اور میرے ہاتھوں امیت کا قتل، مجھے یہاں بھارت میں محدود کر چکا ہے، اب میں نکل نہیں سکتی۔"

"تمہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں، میرے خیال میں ابھی بہت سارا کام پڑا ہے؟" میں نے کہا۔

"کیسا کام؟" اس نے پوچھا۔

"یہ جو جرائم پیشہ تم نے استعمال کیے ہیں، یہ بہت بڑا کام کیا ہے۔ فورسز کی ساری توجہ اب انہی کی طرف ہو گی، انہیں کس طرح قابو میں کیا تو نے؟"

"دولت سے، شہر میں تین بڑے ہیں جو خود کو ڈان سمجھتے ہیں۔ میں نے کسی کے پیسے اٹھا کے ان کے اکاؤنٹ میں ڈال دیئے اور انہیں ایک کہانی سنا دی کہ

کند ذہن لڑکے کا قصہ

ایک وزیر کا لڑکا نہایت کند ذہن اور احمق تھا' اس کو ایک عالم کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہا: اس کی تعلیم و تربیت کیجیے شاید عقل مند ہو جائے۔ اس عالم نے بہت دنوں تک اس کو تعلیم دی پڑھانے میں سر کھپایا کچھ اثر نہ ہوا' آخر کار اس کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا کہ یہ عقل مند نہیں ہو سکتا اس نے تو مجھ کو پاگل بنا دیا۔

فائدہ: خراب قسم کے لوہے کو کوئی شخص اچھی طرح جلا کر چمک دار نہیں بنا سکتا۔ کتے کو سات سمندر میں دھو کر پاک کرنا بے کار' جتنا زیادہ تر ہو گا اتنا ہی زیادہ ناپاک ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کو اگر مکہ شریف لے جائیں' جب وہاں سے واپس آئے گا تو وہ گدھا ہی رہے گا۔ (گلستان ص ۱۸۳)

نعمان علی...... راول پنڈی

یہ ایک کام کرو، اس کے بعد نئی ڈیل کریں گے۔"

"بس یہی، اسی بات کو آگے بڑھانا ہے اور ان سے کام لینا ہے۔ بہت کام لینا ہے۔"

"وہ تو اب جیسا کہیں گے کر دوں گی۔ لیکن یہ لوگ مجھ پر وشواس نہیں کریں گے۔"

"تم سنو۔ میں دیکھتا ہوں۔" یہ کہتے ہوئے میں نے جسپال کو فون ملایا۔ جلد ہی اس نے کال پک کر لی، "رونیت کے بارے میں کوئی منفی نہیں سوچے گا، وہ ہماری وفادار ساتھی ہے، اور اب تو بہت زیادہ محترم بھی ہو گئی ہے۔ اس لیے کوئی شک نہیں کرنا ہے۔"

"کیا تم نے ......" اس نے کہنا چاہا تو میں بولا۔

"اس پر ایک لفظ کہنے کی ضرورت نہیں، اس نے جو کر دکھایا ہے، اس کے بڑے دوررس اثرات ہیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

میں تمہیں سمجھاؤں گا کہ اس کا کتنا فائدہ لینا ہے۔''

''او کے۔'' جسپال نے کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔ رونیت نے میری بات سن لی تھی۔ وہ خوش ہوگئی۔ اگلے لمحے وہ آف لائن ہوگئی۔

☆......☆☆......☆

میں کافی حد تک پرسکون ہو گیا تھا۔ رونیت کے بارے میں جان کر میرے اعصاب پر ایک بڑا بوجھ تھا جو ایک دم ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ میں نے اٹھتے ہوئے اروند سنگھ سے کہا۔

''چل آ ذرا باہر گھوم پھر آئیں، مسافر شاہ کے تھڑے پر چلتے ہیں، ذرا درویش کی باتیں سن آئیں تھوڑا تازہ ہوا کھا آئیں۔''

میرے کہنے پر وہ فوراً تیار تو ہو گیا تاہم معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

''مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں، یہ سب سمیٹ لوں، پھر چلتے ہیں، میرا بھی دل چاہ رہا ہے۔''

''او کے، میں نیچے ہوں، بالکل فراغت سے آ جانا۔'' میں نے کہا اور وہاں سے نیچے آ گیا۔

لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا۔ میں ایک صوفے پر آ کر بیٹھا تو سوہنی آ گئی۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ میرے انتظار میں تھی۔ وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ میں نے جو سوچا تھا وہی کہہ دیا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

''یہ تو ٹھیک ہے کہ میں آپ کے انتظار میں تھی، میں نے آپ سے ایک بات کرنا تھی۔''

''ہاں بولو۔'' میں کہا۔

''آپ، اس شادی میں دلچسپی ذرا کم نہیں لے رہے ہیں؟''

''نہیں تو، ایسی تو کوئی بات نہیں، پر میں چاہتا ہوں کہ یہ شادی جتنی جلدی ہو جائے اتنا زیادہ اچھا ہے، اس شادی کو اتنی دھوم دھام سے نہیں ہونا چاہیے۔'' میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی خاص وجہ؟'' اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو میں نے کہا۔

''حالات، اس وقت حالات ایسے ہیں۔ ایک تو اماں نے مجھے بتائے بنا تانی کو یہاں بلالیا، دوسرا اگر شادی پر لمبا چوڑا اہتمام کیا گیا تو ممکن ہے کوئی ہنگامہ ہو جائے، جیسے کہ ہماری شادی سے پہلے ہو گیا تھا، یہ تم جانتی ہو اور اماں کو بھی پتہ ہے۔''

''تو آپ نے اماں سے بات کیوں نہیں کی۔'' سوہنی نے پوچھا۔

''یار وہ ماں ہے، میں کچھ نہیں کہہ سکتا، میں ان کے اشفاق کے بارے میں جذبات کو سمجھتا ہوں۔ میں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اب جو ان کی مرضی۔'' میں نے کہا تو وہ تشویش سے بولی۔

''میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ حالات کیا ہیں، لیکن اگر آپ کہیں تو میں اماں سے بات کر لیتی ہوں۔ میرا نہیں خیال کہ وہ اس پر ضد کریں گے۔''

''اچھا تم بات کر کے دیکھ لو۔ اگر وہ مان جائیں تو ہم ان کی شادی کر دیتے ہیں۔ تانی دو مہینے ابھی ادھر ہی ہے نا، پھر بعد میں جو دل چاہے۔''

''اچھا ٹھیک ہے میں کرتی ہوں بات۔'' سوہنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ اتنے میں اروند سنگھ آ گیا۔ میں اسے دیکھتے ہی اٹھ گیا۔

ہم پورچ میں آئے وہاں سے کار نکالی اور مسافر شاہ کی جانب چل پڑے۔

موسم ابر آلود تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، بڑا پرسکون ماحول تھا۔ ہم دونوں رونیت ہی کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے مسافر شاہ کے تھڑے پر پہنچ گئے۔ ابھی میں نے وہاں جا کر کار ہی روکی تھی کہ میرا اسیل فون بج

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.Paksociety.com

اٹھا۔ میں اسکرین پر دیکھا، وہ افضل رندھاوا کا نمبر تھا۔ میں نے اس کی کال ریسیو کرتے ہوئے کہا۔

''خیر تو ہے نا رندھاوا صاحب؟''

''بس خیر ہو ہی گئی ہے۔ تم یہاں آسکتے ہو تھوڑی دیر کے لیے؟''

''بات کیا ہے؟'' میں تشویش سے پوچھا۔

''یہاں سے دو لوگ پکڑے ہیں۔ پکڑے کیا، پکڑاوئے ہیں۔ وہی جو میرے ساتھ آیا تھا نا ظہور مرزا، اس نے۔ میں نے کہا تھا نا الیکشن نہ لڑنے سے تمہارا کوئی دشمن نہیں رہے گا،'' وہ کہتا چل جا رہا تھا مگر مجھے الجھن ہونے لگی تھی۔

''یار، یہ کہانی مجھے بعد میں سنانا، ان پکڑے ہوئے لوگوں سے میرا کیا تعلق؟''

''وہ تمہیں قتل کرنے آئے ہیں۔'' اس نے تیزی سے کہا تو میں نے حیرت سے پوچھا۔

''مجھے قتل کرنے آئے ہیں؟ کون ہیں وہ؟''

''کوئی ملک حیات ہے، اس کا نام لے رہے ہیں، میں تمہیں اس لیے بلا رہا ہوں کہ کوئی بات سامنے آجائے، مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ انہوں نے بڑے آرام سے اقرار کرلیا۔''

''چلو میں آجاتا ہوں، لیکن ظہور مرزا کو کیسے پتہ چلا کہ وہ مجھے مارنے کے لیے آئے اور اس نے پکڑوا دیا ان کو؟'' میں نے پوچھا۔

''سچ پوچھو تو یہ لڑکے ان کے مخالف امیدوار کے پاس آکر ٹھہرے تھے۔ وہاں سے مخبری ہوئی تھی کہ وہ کون ہیں اور کس مقصد کے لیے یہاں تک آئے ہیں، ہیں تو دونوں ہی جرائم پیشہ، اگر تم ان کے مخالف امیدوار ہوتے تو ظہور مرزا خاموش رہ جاتا، اب اسے موقعہ ملا تمہارے ساتھ دوستی کا تو احسان کرنے کے چکر میں ہے۔'' اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''رندھاوا! میں آنے کو ابھی آجاتا ہوں، لیکن میرے آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم ایسے کرو، ان سے ذرا مزید بات کرو، دیکھو کیا کہتے ہیں، پھر کوئی کام کی بات ملی تو میں آجاؤں گا۔'' میں نے بڑے سکون سے کہا اور چند مزید باتیں کرنے کے بعد فون بند کردیا۔

میری چھٹی حس بتا رہی تھی کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ وہ اجنبی یونہی فون نہیں کرتا رہا تھا اور پھر جنید اور تانی پر حملہ کے بعد اس کا کارندہ ملک حیات یونہی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے اسی لمحے فیصلہ کیا کہ پہلے میں اسی ملک حیات کو دیکھ لوں، اب اس اجنبی فون کرنے والے کو زیادہ وقت نہیں دینا۔ وہ میرے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے نظرانداز اس لیے کیا تھا کہ یہ تانی والا معاملہ بخیر وخوبی ہوجائے تو پھر اسے پوری توجہ سے دیکھو، لیکن لگتا یہی تھا کہ اب مجھے اس کا کچھ نہ کچھ ضرور کرنا تھا۔ میں نے سیل فون پر طارق نذیر کا نمبر ملایا۔ دو چار بیل جانے کے بعد دوسری طرف سے طارق نذیر کی بجائے کوئی بھاری آواز میں بولا۔

''ہاں بھئی جمال۔! میں ملک حیات بات کررہا ہوں، طارق کی بجائے تو مجھ سے بات کرسکتا ہے۔''

اس کی یہ بات سن کر میں چونک گیا۔ میرے اندر سنسنی پھیل گئی۔

(ان شاء اللہ باقی آئندہ ماہ)

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY